REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۱　شمارہ ۵۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- منیر احمد خادم

نائبین :- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک :-
بذریعہ ہوائی ڈاک :- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک :- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

۱۵؍ جمادی الثانی ۱۴۱۳ ہجری　۱۰؍ فتح ۱۳۷۱ ہش　۱۰؍ دسمبر ۱۹۹۲ء

آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دل لگایا جاوے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو خدا تعالیٰ کے ماموروں اور راستبازوں کی سچی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس طبقہ اور قسم کے لوگ تو بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ دوسری قسم انسانوں کی وہ ہے جو دُنیا کی خواہشوں پر گرے ہوئے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بکلّی دور اور مہجور ہوتے ہیں۔ ان کی ساری اغراض و مقاصد کا منتہیٰ اور انجام دُنیا پر ختم ہو جاتا ہے۔ وہ کبھی خیال بھی نہیں کرتے کہ ان کو اس فانی دنیا سے ایک دن قطع تعلق کرنا ہوگا۔ اور مرکر یہ سب کچھ یہاں چھوڑ جانا ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے معاملہ ہوگا۔ وہ دنیا اور اس کے دھندوں میں کچھ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ کچھ اور سوجھتا ہی نہیں۔ یہ بہت ہی بدقسمت گروہ ہوتا ہے اور اکثر حصہ اسی میں مُبتلا ہے۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۸۷-۲۸۸)

"جو شخص دنیا کو رد نہیں کر سکتا وہ ہمارے سلسلہ کی طرف نہیں آ سکتا۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ نے سب سے اوّل دنیا کو رد کیا اور آپ کی آخری پوشاک یہی تھی کہ کمبل پہن کر آپ آ حاضر ہوئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے اوّل تخت پر جگہ دی۔ وجہ اس کی یہی تھی کہ آپ نے سب سے اوّل فقر اختیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے کہ کسی کا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتی۔ اوائل میں نقصان ضرور ہوتے ہیں۔ دوستوں یاروں کے تعلقات قطع کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن ان سب کا بدلہ آخر سرکار دیتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۶۹)

"بہت سے لوگ جو اہل و عیال کا تہیہ کرتے ہیں اور ان کے سارے ہم و غم اسی پر آکر ختم ہو جاتے ہیں کہ ان کی اولاد اُن کے بعد ان کے مال و اسباب اور جائداد کی مالک اور جانشین ہو۔ اگر انسان کی خواہش اسی حد تک محدود ہو اور وہ خدا کے لئے کچھ بھی نہیں کرتا تو یہ جہنمی زندگی ہے۔ اس کو اس سے کیا فائدہ؟ جب یہ مر گیا تو پھر کیا دیکھنے آئے گا کہ اس کی جائداد کا کون مالک ہوا ہے۔ اور اس سے اس کو کیا آرام پہنچے گا۔ اس کا تو قصہ پاک ہو چکا اور یہ کبھی بھی پھر دُنیا میں نہیں آئے گا۔ اس لئے ایسے ہم و غم سے کیا حاصل جو دنیا میں جہنمی زندگی کا نمونہ ہے اور آخرت میں بھی عذاب دینے والا۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۸۰)

"تعجب ہے کہ انسان اس (دُنیا) میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا۔ دوستوں کا جُدا ہونا۔ ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دل لگایا جاوے۔ جیسے کہا ہے کہ

جُز بخلوت گاہِ حق آرام نیست"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۵۴-۱۵۵)

"انسان صرف عقائد سے ہی نجات نہیں پاتا بلکہ اس کے ساتھ اعمالِ صالحہ کا ہونا بھی ضروری ہے۔ خدا نے اس بات پر ہی کفایت نہیں کی کہ انسان کے لئے صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُنہ سے کہہ دینا ہی کافی ہو۔ ورنہ قرآن شریف اس قدر ضخیم کتاب نہ ہوتی۔ ایک فقرہ ہی ہوتا۔ عقائد کی مثال ایک باغ کی ہے جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہوں اور اعمالِ صالحہ وہ مصفّیٰ پانی ہے جس کے ذریعہ سے اس باغ کا قیام اور نشو و نما ہوتا ہے۔ ایک باغ خواہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن اس کی آبپاشی اگر عمدہ نہ ہو تو آخر خراب ہو جاوے گا۔ اسی طرح اگر عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن عملِ صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہوگا تو شیطان آکر تباہ کر دے گا۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶۵-۳۶۶)

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۴؍ دسمبر بروز جمعۃ المبارک: سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

مسجد فضل لنڈن میں خُطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین نے امانت و دیانت کے موضوع پر ایمان افروز نصائح بیان فرمائیں خطبہ کے شروع میں حضور نے سورۃ المومنون کی آیات

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

کی تلاوت فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ میں اپنے گزشتہ خطباتِ جُمعہ میں خیانت سے بچنے کی تلقین کرتا رہا ہوں۔ اسی طرح میں نے احباب جماعت کو خیانت کے بدنتائج سے بھی آگاہ کیا تھا۔ اس ضمن میں حضور انور نے سیکرٹریان اشاعت کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا کہ وہ امانت و دیانت کے تقاضوں کے مطابق ان ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ سیکرٹری اشاعت کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کس رنگ میں لٹریچر رکھنا ہے۔ کس طرح مفید رنگ میں اس کی نکاسی کا انتظام ہوگا۔ اور کس طرح قبل از وقت مرکز کو اطلاع دے کر لٹریچر یا کتب منگوانی ہیں۔ حضور نے فرمایا بعض دفعہ اطلاع آتی ہے کہ مثلاً فرانسیسی قرآن مجید ہمارے پاس بالکل ختم ہو گیا ہے۔ حالانکہ کوئی چیز بھی ایک دم تو OUT OF STOCK نہیں ہو جاتی۔ اس کے لئے بھی وقت لگتا ہے۔ اور بعض دفعہ مرکز میں بھی چیز موجود نہیں ہوتی۔ مرکز مختلف ممالک کی ضروریات معلوم کرنے کے بعد ہی طبع کرواتا ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اب جماعتوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور لوکل مسائل پر لٹریچر طبع کروانا چاہیئے۔ اسی ضمن میں حضور نے فرمایا کہ اب اعتراضات کے بالمقابل دفاعی رنگ میں جواب دینے کی بجائے جوابی حملے کے رنگ میں لٹریچر تیار کرنا ہوگا۔ خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے اس ضمن میں بہت سی مفید ہدایات سے نوازا۔

حضور نے اس خطبہ میں بھی بنگلہ دیش میں ملّاؤں کی طرف سے کیئے جانے والے مظالم کا خصوصی ذکر فرمایا۔ اور مسلم حکمرانوں کو نصیحت کی کہ وہ ارشادِ قرآنی:

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر :- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ر فتح ۱۳۷۱ ہش

مُبارکباد جماعتِ احمدیہ!

گزشتہ چند ہفتوں سے اہلِ ہند کو بھی یہ فخر حاصل ہو چکا ہے کہ وہ حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایّدہُ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز رُوحانی خطبات، جمعہ کو بذریعہ ڈِش انٹینا براہِ راست سُن سکیں۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دَور میں حضور پُرنور کے خطبات اس قدر اہمیت کے حامل ہیں کہ دُنیا کی تقدیریں ان سے سنور سکتی ہیں۔ یہ رُوح پرور خطبات احبابِ جماعت کے لئے تو کسی بھی طرح ایک رُوحانی مائدہ سے کم نہیں۔ علاوہ اِس کے ان میں ہر طبقۂ فکر کے لئے نصیحتوں کا ایسا قیمتی خزانہ ہے کہ اگر وہ گوشِ ہوش سے انہیں سُنیں تو تمام مسائل کا حل ان میں موجود ہے۔

معترضین کو تو حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صداقت کی کوئی دلیل ہی نظر نہیں آتی۔ لیکن رُوحانی بینائی رکھنے والے جانتے ہیں کہ آج جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مبارک بعثت کو ایک سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے، آپ کی اکثر پیشگوئیوں کا ایک ایک لفظ اپنی ظاہری و باطنی شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔ مثال کے طور پر اس ایک پیشگوئی کو لے لیجئے جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر فرمایا:-

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اگرچہ یہ عظیم پیشگوئی گزشتہ ایک سو سال میں تدریجی طور پر نہایت شان سے پُوری ہوتی رہی ہے۔ لیکن یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اس وقت ہُوا جبکہ قادیان میں بھی سب لوگ آپ کو نہیں جانتے تھے۔ اس وقت کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السّلام فرماتے ہیں ؎

مَیں تھا غریب و بے کس و گمنام و بےہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

پھر آہستہ آہستہ آپ کی تبلیغ پنجاب اور ہندوستان سے نکلتی ہوئی دُنیا کے ممالک میں پھیلنا شروع ہوئی اور آج یہ پیغام دُنیا کے ۱۲۰ ممالک تک پہنچ چُکا ہے۔ اور اب اس عظیم الشان پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ نے ایک اَور شان سے پُورا کیا ہے کہ ہر ہفتہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السّلام کی رُوحانی تبلیغ آپ کے خلیفۂ رابع کی بصیرت افروز رُوحانی آواز کے ذریعہ دُنیا میں پھیلنی شروع ہوگئی۔ اور اس طرح ہر ہفتے خدائے عزّ وجلّ کی طرف سے گویا یہ منادی ہو رہی ہے کہ آج سے سَو سال پہلے جو مدّعی مبعوث ہُوا تھا اور جس نے بالہامِ الٰہی فرمایا تھا کہ ـــ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" ـــ وہ سچّا اور راستباز انسان ہے۔ وہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کا پیارا فرزندِ جلیل ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جو آج تمام دُنیا میں چلنے والی ہواؤں کی لہریں ہر سعید رُوح انسان تک پہنچا رہی ہیں۔ اور اس کے کان کے پردوں کو کھٹکھٹا رہی ہیں کہ اُٹھو اور قادیان سے ظاہر ہونے والے موعود مہدی اور مسیح کو قبول کرو۔ اسی میں نجات ہے اور اسی میں فلاحِ دارین۔

باوجود اِس عظیم الشان صداقت کے کچھ لوگ جو ازلی اور ابدی طور پر حق کے دُشمن ہیں اور اپنی کذب بیانیوں سے سادہ لوح عوام کو دھوکا دینا جن کا پیشہ ہے، یہی کہیں گے کہ بھلا یہ بھی کوئی معیارِ صداقت ہے۔ امریکہ کا سٹار ٹی وی اور انگلینڈ کا بی۔بی۔سی۔ ٹی وی۔ بھی تو ساری دنیا میں اپنا پیغام پھیلا رہا ہے کیا وہ بھی سچے ہیں۔ کیوں نہیں ان کو قبول کر لیتے۔ اور مسیح و مہدی مان لیتے؟ ایسے معترضین کو ہمارا یہی کہنا ہے کہ بھلا امریکہ اور انگلینڈ والوں نے کب اس کو اپنے لئے خدا کی طرف سے اپنا معیارِ صداقت قرار دیا ہے؟ انہوں نے اپنے مُلکی وسائل کے پیشِ نظر دنیوی طور پر کوشش کی جس میں انہوں نے کامیابی حاصل کرلی ہے۔ قرآن مجید میں صاف طور پر مذکور ہے:-

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (النجم : ۴۰)

کہ ہر انسان کو اس کی کوششوں کا پھل ملتا ہے۔ لیکن ایک شخص، گمنام شخص جس کے اپنے اور پرائے سب دُشمن تھے، آج سے سَو سال قبل خدائے علیم و خبیر کی طرف منسوب کرکے کہتا ہے کہ اُس نے مجھے الہاماً فرمایا ہے کہ:-

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

وہی علیم وخبیر جو قرآنِ مجید میں فرماتا ہے کہ اگر مُلہم سچّا ہو تو اس کو غالب کرنا ہم پر فرض ہے۔ فرمایا:-

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ (مجادلہ : ۲۲)

ترجمہ:- اللہ نے فرض کر چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسُول ضرور ضرور غالب رہیں گے۔

اِسی طرح فرمایا، اگر مُلہم جھُوٹا ہے تو کامیابی تو درکنار اس کو صفحۂ ہستی سے نابُود کر دیں گے۔ اس کے سلسلہ کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ اور وہ اپنی بد انجامی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔ فرمایا:-

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ۔ (الحاقہ : ۴۵ - ۴۸)

ترجمہ:- اور اگر (مُلہم) ہماری طرف جھوٹا الہام منسُوب کر دے خواہ ایک ہی ہو تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اُس کی رگِ جان کاٹ دیتے اور اس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اُسے درمیان میں حائل ہو کر ہماری پکڑ سے بچا سکتا۔

پس سوال یہ نہیں کہ انگلینڈ اور امریکہ بھی پُوری دُنیا میں اپنی آواز پہنچا رہے ہیں کیا وہ جھُوٹے ہیں یا سچّے۔ سوال اِس بات کا ہے کہ ایک شخص خدا کی طرف منسوب کرکے کہتا ہے کہ خُدا نے مجھے کہا ہے کہ ـــ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اور خدا قرآن مجید میں فرماتا ہے (جیسا کہ اُوپر ذکر کیا جا چکا ہے) کہ ایسا کہنے والا اگر جھوٹا ہوگا تو زمین کے کناروں تک پھیلنا تو درکنار وہ خود اپنے کیفرِ کردار کو پہنچے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام کی تائید و نصرت کی، آپ کو ہر میدان میں غالب کیا یا آپ کے سلسلہ کو نیست و نابُود کر دیا ـــ!؟ اس تمام گفتگو کا منطقی نتیجہ یہی نکلے گا اور ہر ذی شعور اور باہوش انسان یہ فیصلہ کرنے پر مجبُور ہوگا کہ یقیناً حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسّلام اپنے دعوئ مسیحیت و مہدویت میں ایک صادق اور راستباز انسان تھے۔ اور خدا ہر آن آپ کی تائید و نصرت میں کھڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ آج زمین کے کناروں تک آپ کی رُوحانی آواز کو پہنچا رہا ہے۔ اور وہ جو آپ کے مخالف ہیں اور جو خلیفۃ المسیح کی آواز کو پاکستان میں بھی برداشت نہیں کرتے تھے، آج خدا نے ان کو مجبور کر دیا ہے کہ اُن کے ہر گھر میں تو خلیفۂ برحق کی آواز پہنچے لیکن اُن کی اپنی آوازوں پر ان کے اپنے ہی مُلک میں پتھر پڑیں۔ اور آوازے کسے جائیں۔ سُبحان اللہ! کیا شان ہے خُدا کی اور کیا شان ہے خدا کے مسیح کی ـــ!

لیکن جہاں تک غیض و غضب کا تعلق ہے، شوخی اور شرارت کا سوال ہے، حق کے دُشمن باوجود اپنے آپ کو بدقسمت سمجھنے کے خُدائی جماعتوں کو اپنا نشانۂ غیض وغضب بناتے ہی چلے آئے ہیں۔ چنانچہ اسی اشاعت میں دوسری جگہ پاکستان کے اخبار "جنگ" میں شائع ہونے والا ایک خط ملاحظہ فرمایئے جو کسی شخص نے حضرت امیر المومنین کے بذریعہ سٹیلائٹ T.V. تمام دنیا میں ٹیلی کاسٹ ہونے والے خطبوں کے متعلق پڑھ کر نہایت ہی حسد اور جلن کے جذبات میں لکھا ہے۔ فرعون نے بھی یہی کہا تھا کہ موسیٰؑ کی جماعت ہے تو چھوٹی لیکن ہم کو غصّہ دلانے والی ہے۔ پس کیا کیجئے کہ حق کے مخالف شروع سے اپنی ڈگر پر چلنے کے لئے مجبُور ہیں۔ اور حق پرست کسی بھی قسم کی مخالفت اور ایذا رسانی کے باوجُود صراطِ مستقیم سے ہٹنے والے نہیں۔

اِن تمام باتوں کو حوالہ بخُدا کرتے ہُوئے ہم حضرت امیر المومنین ایّدہُ اللہ تعالیٰ اور احبابِ جماعتِ احمدیہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے حرف بحرف پُورا ہونے پر دِل کی گہرائیوں سے مُبارکباد دیتے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ وَ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

۱۹۷۴ء کے بعد سے آج تک پاکستان کو امن نصیب نہیں ہوا

میں بنگلہ دیش کی وزیر اعظم اور وہاں کے دانشوروں کو سمجھاتا ہوں کہ ان جہالتوں کا اعادہ نہ کریں

کس ماں نے وہ بچہ جنا ہے جو محمد رسول اللہ کی عزت اور نبوت پر ڈاکہ ڈال سکے یہ محض بیہودہ محاورے ہیں جنمیں سوائے جھوٹ کے کوئی حقیقت نہیں

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ر نبوت ۱۳۷۱ ہش / ۶ر نومبر ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لنڈن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا
اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ
تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(سورۃ الحجرات: آیت ۱۵)

بعدہٗ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

۱۹۷۴ء میں پاکستان میں جو خونی ڈرامہ کھیلا گیا اور ایک بہت ہی گھناؤنی سازش کے نتیجہ میں بالآخر پاکستان کی بدنصیب اسمبلی نے ایک ایسا فیصلہ کیا جو جمہوریت کی تاریخ کا بدترین فیصلہ ہے اور جس نے ہمیشہ کے لئے پاکستان سے پاکستانی سیاست کی جڑیں اکھیڑ دیں اور سیاست کو ہمیشہ کے لئے ملاں کا غلام بنا دیا۔ ویسی ہی سازشیں ان دنوں بنگلہ دیش میں چل رہی ہیں اور اس ڈرامے کے وہی کردار ہیں، وہی اس ڈرامے کی تکریں اور سوچیں کرنے والے لوگ ہیں اور اسی قسم کے ہتھیار دوبارہ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ بالکل صاف وہی ہاتھ دکھائی دیتے ہیں وہی طرز فکر ہے وہی سازشیں ہیں اور ویسی ہی

ظالمانہ کاروائیاں آجکل بنگلہ دیش میں جاری ہیں

ان کا آغاز دراصل چند سال پہلے ہوا تھا جب جنرل ارشاد برسر اقتدار تھے ان دنوں میں ہمیں اس بات کی مصدقہ اطلاعات ملیں کہ کویت میں رابطہ عالم اسلامی کا اڈا ہے اور وہاں مختلف ممالک سے ان کے مذہبی وزراء کو دعوت دے کر بعض معاملات جو مخفی رکھے گئے غور کرنے کے لئے بلایا گیا۔ انہی معاملات میں سے ایک یہ بھی تھا کہ بنگلہ دیش میں بھی احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی کوششیں کی جائیں ہمیں جب اس کی اطلاعیں ملیں تو میں نے جماعت بنگلہ دیش کو متنبہ کیا کہ ابھی سے تیاری کریں یہ گہری سازش ہے اور یہاں ختم ہونے والی نہیں کیونکہ اس کے پیچھے سعودی عرب کے تیل کی دولت کارفرما ہے اور دولت انسانوں کی عقلوں پر پردے ڈال دیتی ہے۔ دولت کی حرص انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ بنگلہ دیش ایک غریب ملک ہے اور خطرہ ہے کہ وہاں کے صدر اس حرص میں آ کر ویسی ہی کاروائیاں شروع نہ کر دیں جیسی پاکستان میں کی گئی تھیں۔ معاملہ کچھ آگے بڑھا کہ وہ صدر اپنے منصب سے ہٹا دئے گئے اور دوسری حکومت برسر اقتدار آئی موجودہ حکومت میں بھی وہی کاروائیاں از سر نو شروع کی گئی ہیں لیکن اس دفعہ مرکز کویت نہیں بلکہ قرائن بتاتے ہیں کہ ایران مرکز بنا ہے۔ پاکستان میں یہ سازشیں منتقل ہوئی ہیں اور وہاں کے وزیر مذہبی امور اس میں پوری طرح ملوث ہیں چنانچہ وزیر اعظم بنگلہ دیش نے پاکستان کا جو گزشتہ دورہ کیا اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کچھ ایسے فیصلے ہوئے جن کے نتیجہ میں باقاعدہ اسی طرز پر اسی نہج پر ایک مہم چلائی گئی جس کا آغاز چند روز پہلے جماعت احمدیہ کے مرکز، جس کو ہم ہیڈ کوارٹر کہتے ہیں اور جو 4 بخشی بازار ڈھاکہ میں ہے وہاں علماء کے ایک گروہ نے اپنے چیلے چانٹوں کے ساتھ اچانک حملہ کیا اور اس وقت وہاں جتنے احمدی موجود تھے اُن کو بُری طرح زدوکوب کیا اور بعضوں کی حالت کافی دیر تک خطرے میں معلق رہی اور جان کنی کی حالت میں رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بڑے حوصلے میں رہے اور خدا نے فضل فرمایا کہ کوئی جان ضائع نہیں گئی ایسی جانیں ضائع تو نہیں جایا کرتیں جان دینے والے ہمیشہ کی زندگی پا جاتے ہیں۔ مگر اردو محاورے کے مطابق میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کوئی جان ضائع نہیں گئی۔ اور خدا کے فضل سے ان سب کو نیکیاں کمانے کے لئے زندگی کا ایک اور دور عطا کر دیا گیا ہے۔

اس وحشیانہ حملے میں تمام عمارت کو جو عمارتوں کا ایک مجموعہ ہے آگ لگا دی گئی۔ فرنیچر وغیرہ اور ساری قیمتی چیزوں کی ڈھیریاں اکٹھی کر کے اُن کو آگیں لگائی گئیں اور قرآن کریم کی بے حد بے حرمتی کی گئی وہاں سے اخبارات میں ایسی تصاویر شائع ہوئی ہیں کہ قرآن کریم کے ہر قسم کے تراجم یا بغیر ترجموں کے قرآن باہر خاک میں پھینکے ہوئے اور آدھے جلے ہوئے یا پورے جلے ہوئے پڑے ہیں اور اُن کے عنوانات سے یا جو تحریریں کچھ پڑھی جاتی ہیں اُن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ قرآن کریم ہیں۔ یہ وحشیانہ حرکت جیسے پاکستان میں کی گئی تھی ویسی ہی۔ ہے لیکن ایک فرق کے ساتھ بنگلہ دیش میں کی گئی۔

پاکستان میں جو ڈرامہ کھیلا گیا

اس کا آغاز ربوہ کے سٹیشن پر ہونے والے واقعہ سے ہوا جو ایک گہری سازش کے مطابق اس رنگ میں ترتیب دیا گیا کہ اُن کو اُمید تھی کہ ایسی بیہودہ حرکتوں کے نتیجہ میں ربوہ کے نوجوان مشتعل ہوں گے اور وہ ضرور جوابی کاروائی کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس کے نتیجہ میں ملاں کو اور حکومت کو ایک بہانہ ہاتھ آ گیا۔ فوری طور پر پاکستان کے تمام ذرائع مواصلات میں ریڈیو، ٹیلی وژن اور اخبارات کے ذریعہ جھوٹی خبریں سارے ملک میں مشتہر کی گئیں جو انتہائی اشتعال انگیز تھیں۔ یہاں تک کہا گیا کہ اہل ربوہ نے معصوم نوجوان مسلمانوں کی آنکھیں نکال دیں۔ ان کے جگر چبا گئے وغیرہ وغیرہ عجیب و غریب قسم کی بیہودہ اشتعال انگیز باتیں سارے ملک میں مشہور ہوئیں بلکہ مجھے یاد ہے کہ ہزارہ میں تو ایک مولوی بالٹی میں بکروں کی آنکھیں لئے پھرتا تھا اور قسمیں کھا کھا کر بتا رہا تھا کہ یہ وہ آنکھیں ہیں جو مسلمان معصوموں کی آنکھیں ہیں جو اہل ربوہ نے نکالی تھیں یعنی آنکھوں کی بھری ہوئی بالٹی وہاں پہنچ گئی تھی۔ اس قسم کی جاہلانہ حرکتوں میں حکومت پوری طرح ملوث تھی اور تمام ذرائع ابلاغ اس جھوٹ کی تشہیر کر رہے تھے اور عوام الناس کو یقین دلایا جا رہا تھا کہ ربوہ میں مسلمان طلباء پر بہت ہی بڑا ظالمانہ حملہ کیا گیا ہے اور بڑی شدید قسم کی ظالمانہ کاروائی کے نتیجہ میں بہت سی جانیں خطرے میں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

اس کا جو لازمی اثر پڑنا تھا وہ یہ تھا کہ سارے ملک میں فسادات کی آگ

پھیل گئی اور کثرت سے ساتھ یعنی ہزاروں کی تعداد میں احمدی دکانیں جلائی گئیں۔ مکانات جلائے گئے بہت سے احمدی شہید ہوئے بہت ہی ظالمانہ طریق پر اس انتقامی کاروائی کو آگے بڑھایا گیا جس کو حکومت کی سرپرستی حاصل تھی ہمارے پاس ایسی تصاویر موجود ہیں کہ حملہ ہو رہا ہے۔ احمدیوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔ ان کے گھروں کو آگ لگائی جا رہی ہے۔ اور پولیس ساتھ کھڑی ہے مجسٹریٹ ساتھ کھڑے ہیں اور ان کی نگرانی میں یہ کاروائی ہو رہی ہے تو غالباً ان کا یہ خیال تھا کہ اس حملے کے نتیجہ میں جگہ جگہ اشتعال پیدا ہوگا۔ اور احمدی جوابی کاروائی کریں گے۔ لیکن اس واقعہ سے پہلے ہی ان کو میں بار بار نصیحت کر چکا تھا کہ آپ نے صبر سے کام لینا ہے۔ اور ان کے ہاتھوں میں نہیں کھیلنا۔ چنانچہ ڈھاکہ میں جو واقعہ ہوا اس میں مقامی احمدیوں نے کوئی جوابی کاروائی نہیں کی اور خالصتہً یک طرفہ ظلم کا نشانہ بنائے گئے مگر بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ انہوں نے تکلیفیں اٹھائیں۔

یہ سازش ویسی ہی تھی جیسے کہ پہلے تھی۔ اس طرح بے نقاب ہوتی ہے کہ یکطرفہ ظالمانہ کاروائی کے باوجود جب کہ مقابل پر کسی قسم کی بھی کوئی اشتعال انگیز کاروائی نہیں ہوئی اچانک سارے ملک میں جہاں جہاں احمدی جماعتیں ہیں ان کے اوپر علماء چڑھ دوڑے اور حکومت کو برسرعام دھمکی دی کہ اب ہم ان کا قتلِ عام کریں گے ورنہ تم ہمارا مطالبہ تسلیم کرو۔ اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دو۔

بنگلہ دیش اور پاکستان میں ایک فرق

ہے کہ وہاں کی سیاست نسبتاً زیادہ باہوش ہے اور وہاں کے دانشور بھی نسبتاً زیادہ عقل رکھتے ہیں۔ چنانچہ سوائے مُلّاں کے ایک آدھ اخبار کے تمام اخبارات نے اس واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے بھی اس کی بڑی سخت مذمت کی اور وہ جو ان کا خیال تھا کہ ایک ہوا چل پڑے گی وہ نہیں چل سکی اور حکومت اگر اس میں ملوّث ہے جیسا کہ بظاہر دکھائی دیتا ہے۔ کہ ملوث ہے تو حکومت کو بھی ایسا موقعہ ہاتھ نہیں آیا کہ وہ اشتعال انگیزی کی تحریک میں شامل ہو جائے لیکن ایک حرکت حکومت نے یہ کی اس واقعہ کے معاً بعد پاکستان کے بدترین علماء جو شرپسندی میں شہرت رکھتے ہیں اور غلیظ گندی زبان بولنے میں ان کا آج دنیا میں شاید ثانی نہ ہو ان کو وہاں بلوایا گیا اور مکہ معظمہ سے بھی علماء کو بلایا گیا آخر یہ اچانک تو اکٹھے نہیں ہوئے ایک طرف ظلم کی کاروائی ہو رہی ہو اور دوسری طرف اس کی تائید میں باہر سے مزید علماء کو یہ دعوت دینا یہ ثابت کرتا ہے کہ حکومت لازماً اس میں ملوّث ہے۔ ورنہ دنیا کی کوئی شریف حکومت اپنے شہریوں کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے باہر سے شرپسندوں کو دعوت نہیں دیا کرتی چنانچہ انہوں نے پھر کھلم کھلا اشتعال انگیزی کی اور عام تحریک کی اور جیسا کہ اس ڈرامے میں بالآخر اس بات پر تان ٹوٹا کرتی ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دو۔ ورنہ یہاں خون کی نہریں بہہ جائیں گی۔

جہاں تک خون کی نہروں کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش خدا کے فضل سے بڑی بہادر جماعت ہے کمزور ہے لیکن دل کی کمزور نہیں اور ایمان بہت قوی ہیں چنانچہ مجھے بنگلہ دیش کے امیر صاحب کی طرف سے بار بار یہ یقین دہانی ملی ہے کہ آپ فکر مند ہیں فکر کریں بیشک دعائیں کریں کہ خطرات بھی بہت ہیں لیکن ہر احمدی ایک چٹان کی طرح ثابت قدم ہے۔ اور ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے وہ مضروب جن کو شدید تکلیف پہنچائی گئی اور بہت بری طرح زدوکوب کیا گیا ان میں سے ایک بھی نہیں ہے جس نے اُف کی ہو یا شکایت کی ہو۔ کہ میرے ساتھ یہ ہو گیا اس لئے انہوں نے یقین دلایا ہے کہ آپ مطمئن رہیں ساری دنیا کی جماعتوں کو بیشک یہ اطلاع ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش میں کوئی احمدی پیٹھ دکھانے والا احمدی نہیں ہے اگر مزید کوئی واقعہ ہوا تو ہر احمدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ قربانیوں کے لئے ایک جان کی طرح اپنے آپ کو اکٹھا پیش کرے گا

یہ وہ مختصر حالات ہیں جو بالارادہ شرارت کے طور پر سازش کے نتیجہ میں وہاں پیدا کئے گئے۔ اور پیدا کئے جا رہے ہیں اور آج کی اطلاع یہ ہے کہ علماء کی طرف سے جیسا کہ پہلے بھی ہوا کرتا تھا ایک جلوس پہلے بخشی بازار ڈھاکہ جہاں جماعت کا ہیڈکوارٹر ہے اس کی طرف پہنچا وہاں عمارت تو کوئی بچی نہیں تھی جس کو مزید جلایا جاتا۔ لیکن اردگرد سے بہت سے مخلصین اس عہد کے ساتھ وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ کہ اگر اب کچھ ہوا تو ہم ہر قسم کی قربانی پیش کریں گے۔ اس لئے وہ اندر تو نہیں گئے لیکن شدید گند بکتے ہوئے، گالیاں دیتے ہوئے، غیر مسلم قرار دئے جانے کے مطالبوں کا اعلان کرتے ہوئے وہ آگے بڑھے اور اسمبلی کی طرف گئے اور اسمبلی میں باقاعدہ یہ مطالبہ پیش کیا گیا اور سپیکر نے اس کو قبول کیا۔ بلکہ ایک اطلاع کے مطابق یہ پہلے ہی پیش کیا جا چکا تھا اور ڈپٹی سپیکر نے سپیکر کی نمائندگی میں اس کو قبول کر لیا تھا۔ اب یہ ایک عوامی کاروائی کے طور پر غالباً دوبارہ پھر پیش کیا گیا ہے۔ کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دو

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے الٰہی جماعت ہے اور آج تک جتنے بھی ابتلاء جماعت پر آئے ہیں یہ ایک قطعی حقیقت ہے کہ تکلیفیں پہنچی ہیں اور جماعت نے ہر قسم کی جذباتی، عزتوں کی، اموال کی اور الانفس کی قربانیاں پیش کی ہیں لیکن جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوا ہے کہ چند سوکھے ہوئے پتے جھڑے ہیں لیکن ان سے زیادہ شاداب اور سرسبز نشونما پانے والے پتے ایسے ظاہر ہوئے جو باروری بنے آگے انہوں نے پھر پھل پیدا کئے تو جماعت کی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ وہ جماعت نہیں ہے جسے چکی میں پیسا جائے تو چھوٹی ہو کر باہر نکلے یہ وہ جماعت ہے جو تمام الٰہی جماعتوں کی طرح چکی سے پس کر نہیں نکلتی بلکہ بڑی ہو کر اور مزید طاقتور ہو کر باہر آتی ہے۔ اس لئے اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہاں آئندہ کیا ہوگا میں اس سلسلہ میں وہاں کی حکومت اور وہاں کے عوام اور سیاستدانوں کو کچھ مشورے دینا چاہتا ہوں لیکن جو بھی ہوگا میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو دنیا کی کوئی طاقت ذلیل اور رسوا اور چھوٹا نہیں کر سکتی۔ یہ پہلے سے بہت بڑی ہو کر نکلے گی ہر ابتلاء نے جماعت کو طاقت بخشی ہے کمزور نہیں کیا۔ پس یہ ابتلاء کوئی نئی نوعیت کا ابتلاء نہیں سو سال سے ہمارے آزمودہ ابتلاؤں میں سے ایک ابتلاء ہے اس کے نتیجہ کے متعلق جماعت احمدیہ کو ادنیٰ سا بھی شک نہیں۔

کینیڈا میں ابھی پچھلے دنوں مسجد کے افتتاح کی جو تقریب تھی اس کے متعلق دنیا سے جو اطلاعات مل رہی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے غیر احمدیوں نے وہ جو نظارے دیکھے ہیں تو حیران رہ گئے ہیں کہ جماعت احمدیہ کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔

پاکستان سے ایک احمدی صحافی نے مجھے خط لکھا

جو کل ہی ملا ہے وہ لکھتے ہیں کہ یہاں کے ایک نامور صحافی ہیں جو مذہبی امور میں لکھنے کی شہرت رکھتے ہیں اور سارے پاکستان میں ان کا نام معروف ہے وہ مجھے ملنے آئے سر جھکا ہوا اور ایسی عجیب کیفیت تھی جیسے تکلیف کی حالت میں ہوں انہوں نے مجھے بتایا کہ رات میں نے ایک احمدی کے گھر کینیڈا میں منعقد ہونے والی مسجد کی افتتاحی کاروائی دیکھی اور ساری رات میں اس بات پر پچھتاتا رہا کہ ہم کیا کرنے بیٹھے اور ہماری عقلوں پر کیا گذری ہم نے کیا کر دیا کہ جماعت احمدیہ کو اس کے نتیجہ میں اتنی بڑی ترقیات نصیب ہو گئیں ہمارے وہم و گمان میں بھی یہ باتیں نہیں تھیں۔ یہ الفاظ بعینہٖ وہ نہیں ہیں لیکن جو مضمون مجھے لکھا گیا اس کا ماحصل یہ ہے جو میں آپ کو بتا رہا ہوں تو یہ جو خیال ہے یہ دن بدن بڑھ رہا ہے ایک اہل حدیث اخبار کی تحریر بھی میں نے وہاں پڑھ کر سنائی تھی اور اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ بالآخر وہ وقت آ پہنچا ہے۔ کہ شدید ترین مخالفین بھی یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ہماری کوششیں حقیقت میں ناکام رہی ہیں، نامراد رہی ہیں، برعکس نتیجے پیدا کرنے

والی ہیں اور جماعت احمدیہ کو کمزور کرنے کی بجائے ہم اپنی کارروائیوں کے نتیجہ میں ان کے لئے مزید طاقت کا سامان پیدا کر چکے ہیں۔

دراصل ملاں نے کسی کو کیا طاقت بخشنی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ملاں کی ہر ذلیل کارروائی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ طاقت بخشتا ہے اور یہ بات ان کو دکھائی نہیں دے رہی اگر یہ بات عوام الناس کو سمجھ آجائے یا دانشوروں کو ہی سمجھ آجائے تو ان کے جو آئندہ لائحہ عمل ہیں وہ اس کی روشنی میں بالکل بدل جائیں گے لیکن ان کے لئے مشکل یہ ہے کہ اگر ہمیں چھوڑ دیں تب ہم ترقی کرتے ہیں۔ ہمارے پیچھے پڑیں تب ہم ترقی کرتے ہیں یہ بیچارے جائیں تو کہاں جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوپر حضرت مسیح کا یہ مشہور مقولہ صادق آتا ہے کہ میں کونے کا پتھر ہوں جو مجھ پر گرے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا۔ میں جس پر گروں گا وہ پاش پاش ہو جائے گا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت تو وہ کونے کے پتھر کی جماعت ہے وہاں چن کر ایسا پتھر نصب کیا جاتا ہے جو سب سے زیادہ شدید ہو۔ میں اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ (سورۃ الفتح آیت ۳۰) کے معنوں میں یہ لفظ شدید استعمال کر رہا ہوں یعنی سب سے زیادہ طاقتور ہو اور اس پر کوئی چیز گرتی ہے تو اپنا سر توڑتی ہے وہ جس پر گرتا ہے اس کا سر توڑتا ہے تو پیچھا چھوڑیں تو تب مارے جائیں نہ چھوڑیں تو تب مارے جائیں۔ یہ کریں کیا؟ ایک ہی راہ ہے کہ ایمان لے آئیں اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ نہیں، ایک سال دو سال نہیں سو سال میں متواتر تائیدات کے اتنے نشان دکھائے ہیں کہ ایک اندھے کو بھی محسوس ہو جانا چاہئیے کہ خدا تعالیٰ کی طاقتیں ان کے ساتھ ہیں ہمارے ساتھ نہیں ورنہ ہر بار ہر مخالفانہ کارروائی کا اُلٹ نتیجہ نکلنا کیا معنی رکھتا ہے

بہرحال جن لوگوں کو خدا تعالیٰ گمراہ قرار دے دے ان کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں اُن کا کوئی علاج نہیں ہوا کرتا نہ وہ دیکھ سکتے ہیں نہ وہ سُن سکتے ہیں نہ وہ سچائی کے اظہار کی طاقت رکھتے ہیں لیکن ان میں ہماری اکثریت ایسی ہے جن پر اس صورت حال کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ہماری اکثریت ایسی ہے جو لاعلمی میں یہ حرکتیں کر رہی ہے گنتی کے چند ہیں ان کے راہنما کہہ لیں یا بدنصیب لیڈر کہہ لیں جو بھی نام اُن کو دیں راہنمائی کی صلاحیتوں سے یہ محروم ہیں اور غلط صلاحیتوں کے استعمال کے نتیجہ میں ہر دفعہ قوم کو ہلاکت کی طرف لے کر جاتے ہیں یہ وہ بدنصیب واقعات ہیں جنہوں نے پاکستان کا حُلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ پاکستان جب سے قائم ہوا ہے مسلسل مولوی کے مظالم اور غلط راہنمائی کے نتیجہ میں قوم کا حال بد سے بدتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

میں بنگلہ دیش کے رہنے والوں کو نصیحت کرتا ہوں

سو اگر اُن میں یہ طاقت نہیں کہ مذہب کی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور قدیم تاریخ تک نگاہ دوڑائیں تو مذہب کی تاریخ حاضرہ پر نظر ڈالیں جماعت احمدیہ کے سو سال کس بات کی شہادت دے رہے ہیں۔ کیا حقیقتیں ان کے سامنے کھول رہے ہیں۔ یہ تو کوئی دُور کی بات نہیں۔ یہ تو آج کی زندہ تاریخ ہے جو ان اُمور کو کھول کھول کر اُن کے سامنے رکھ رہی ہے پس اس سے نصیحت پکڑیں۔ ان کو حقیقت میں پاکستان کے حالات کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا چاہئیے اور دیکھنا چاہئیے کہ وہاں کیا ہوا۔ موجودہ وزیر اعظم اگر اس میں ملوث ہیں جیسا کہ میں بیان کر رہا ہوں کہ شواہد بتاتے ہیں کہ ملوث ہیں تو ان کو اتنا سوچنا چاہئیے کہ اس سے پہلے جنہوں نے یہ کارنامے سرانجام دئیے اُن سے خدا کی تقدیر نے کیا سلوک کیا اور یہ ملاں لوگ جو ان کو دیا کر یہ کہتے رہے ہیں کہ اگر تم ہمارے ساتھ ہو جاؤ تو ہمیشہ کے لئے تمہارا نام زندہ ہو جائے گا۔ تمہارے مخالف ختم ہو جائیں گے۔ تمہارے مدمقابل سیاستدانوں کی سیاست ختم ہو جائے گی اور تمہیں دوام بخشا جائے گا علاوہ ازیں یہ روحانی سہرا بھی ہم تمہارے سر پر باندھیں گے کیا موجودہ وزیر اعظم یہ دیکھ نہیں سکتیں کہ سہرا باندھنے والے یہی تو پھر پھانسی کا ہار بھی پہنایا کرتے ہیں اور ان ہاتھوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ یہ تاریخ تو پرانی نہیں ہے جن لوگوں نے مولویوں کے سہروں کے لالچ میں غلط اقدام کئے ہیں ان کا انجام آپ کے سامنے ہے اور یہ وہ انجام ہے

جو الٰہی سنت کے مطابق ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا (سورہ فاطر آیت ۴۴) ہر طرف نظر دوڑا کر دیکھ لو تم خدا کی سُنّت میں نہ کوئی تبدیلی پاؤ گے نہ کوئی ہیر پھیر پاؤ گے۔ یہ وہ سُنّت ہے جو بار بار اسی طرح جاری ہوتی ہے۔ پس آنکھیں کھولیں ہوشیار ہوں اگر کوئی غلطیاں کی جا چکی ہیں تو اب وقت ہے اُن سے توبہ کی جائے استغفار کیا جائے اور خواہ مخواہ ظلم کی راہ اختیار کرتے ہوئے اس انجام کو نہ پہنچیں جو انجام خدا تعالیٰ نے ظالموں کا مقدر کر رکھا ہے۔ جہاں تک قوم کا تعلق ہے قوم بھی پیسی جائے گی۔ غلط فیصلوں کے نتیجہ میں جو اس وقت کے سربراہ کیا کرتے ہیں ساری قوم پر بد اثرات مترتب ہوتے ہیں اور قوم پھر ایسے مصائب کی چکی میں پیسی جاتی ہے اور بار بار ایسے ہولناک ابتلاؤں میں ڈالی جاتی ہے کہ اس سے نکلنے کی پھر وہ راہ نہیں پاتی۔ پاکستان سے عبرت حاصل کریں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس دور میں اسلام کی ایک ایسی خدمت کی جا رہی ہے کہ اس کی کوئی مثال آپ کو اسلامی تاریخ میں دکھائی نہیں دے گی اتنا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا جا رہا ہے کہ اس کے نتیجہ میں کارنامہ سرانجام دینے والے ہمیشہ کے لئے خدا کی خوشنودی حاصل کر لیں گے اور عرشِ معلّی پر ان کی حمد کے گیت گائے جائیں گے اور ہمیشہ ہمیش کی زندگی پا جائیں گے اور اسلام ترقی کرے گا اور نشوونما پائے گا۔ ہر طرف اسلام کا بول بالا ہو گا۔ یہ اُس جنت کے وہ نقشے ہیں جو انہوں نے کھینچے۔ یہ نقشے عملاً کس طرح حقائق میں ڈھل کر سامنے آئے اس کی تصویر بڑی بھیانک ہے۔ میں صرف ایک دو نمونے آپ کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ بنگلہ دیش والے جو سن رہے ہوں یا اُن کو یہ پیغام پہنچایا جائے تو ان باتوں کو ملحوظ رکھیں ۱۹۷۴ء میں جو کچھ ہوا یا اُس کے منطقی نتیجہ کے طور پر جو بعد میں ۱۹۸۴ء میں رُونما ہوا اور پھر ظلم و ستم کی وہ ایک مسلسل داستان جاری و ساری ہوئی اُس کے نتائج کیا نکلے۔ مسٹر اے۔ کے بروہی

سابق وزیر قانون پاکستان لکھتے ہیں

"درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ دنیا ہماری بداعمالیوں کو دیکھ کر اسلام کے بارہ میں رائے قائم کرتی ہے میرا خیال یہ ہے کہ اگر آج ہم اسلام سے علیحدگی کا اعلان کر دیں تو یورپ کا بڑا حصہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو سکتا ہے ... الخ"

تو اگر خدمتِ اسلام کرنی ہے تو اس کا یہ رستہ ہے کہ اس اسلام میں داخل ہوں جسے آپ نے الگ کر رکھا ہے۔ اس کو دیکھ کر آجکل یورپ حلقہ بگوشِ اسلام ہو رہا ہے۔ پس اس اسلام سے توبہ کریں جو ظلم و ستم کا اسلام ہے جو ہرگز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اسلام نہیں ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ اسلام حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا ہو اور دنیا اسے دیکھ کر توبہ کرے اور جب اس اسلام کو چھوڑا جائے تو وہ اسلام مرغوب ہو جائے اور شہرت پا جائے اور دنیا بڑے شوق سے ولولوں کے ساتھ اُس کی طرف آگے بڑھے اور اُس کے دامن میں پناہ ڈھونڈنے لگے تو یہ منطقی نتائج ہیں ان پر غور کریں۔ بروہی صاحب کوئی جماعت کے داعی الی اللہ نہیں بلکہ جماعتِ اسلامی کے زیرِ اثر پرورش پانے والے انسان ہیں جنہوں نے ہمیشہ کھل کر جماعتِ اسلامی کی تائید کی ہے۔ اس کے باوجود اسلام کو نافذ کرنے کی ان تمام کوششوں کا انہوں نے ایک مشہور قانون دان کے طور پر بڑی معقول زبان استعمال کرتے ہوئے جو نتیجہ نکالا ہے وہ لکھتے ہیں:

"درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے ... آج ہم اسلام سے علیحدگی کا اعلان کر دیں تو یورپ کا بڑا حصہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو سکتا ہے جب وہ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جن پر "اسلامی ممالک" کا لیبل لگا ہوا ہے تو ان کے قدم اسلام کی طرف بڑھنے سے رُک جاتے ہیں۔ اشاعتِ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہم خود ہیں۔"

(اسلام اور عصر رواں مؤلفہ ڈاکٹر غلام جیلانی برق صفحہ ۱۲۶)

بحوالہ ملاقاتیں از الطاف حسن صفحہ ۵ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔)

سیّد قیصر شیرازی صاحب کا جائزہ یہ ہے جو اخبار "وطن لندن" کے ۱۳ تا ۱۹ ر جولائی ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں چھپنے والے ایک مقالے میں لکھا گیا ہے وہ لکھتے ہیں:

میں سالِ رواں کے ایک ایک لمحے اور ایک ایک پل کا شمار کر رہا ہوں۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرے چاروں طرف آگ بھڑک رہی ہے بارود کا دھواں پھیلا ہوا ہے۔ بموں کے دھماکے ہو رہے ہیں انسانی چیخ و پکار کا شور برپا ہے۔ گولیاں چل رہی ہیں۔ مار دھاڑ ہو رہی ہے۔ لوٹ مار کا بازار گرم ہے سانپ ناچ رہے ہیں۔ بچھو مچل رہے ہیں اور دحشت و درندگی کی اس فضا میں شہری سہمے سہمے خوفزدہ اور حیران بیٹھے ہیں یا اللہ! یہ سب کیا ہے؟ قیامت اور کیا ہوگی؟ عذاب الٰہی نازل ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں رہی۔"

سوال یہ ہے کہ جو کچھ پاکستان میں ہوا اگر یہ اسلام کی خدمت تھی تو کیسا خدا ہے جس کے دین کی آپ نے خدمت کی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خدا تو ایسا نہیں تھا۔ وہ تو ادنیٰ ادنیٰ خدمتوں کو حیرت انگیز احسانات سے نوازتا تھا۔ کسی نے ایک روٹی کی قربانی پیش کی ہے تو اموال میں ایسی برکتیں دی گئیں کہ نسلاً بعد نسلٍ اُن برکتوں سے اُن کی اولادوں نے کھایا اور پھر بھی وہ ختم نہیں ہوئیں۔ کسی نے معمولی عزت کی قربانی دی تو عزتوں میں ایسی برکت دی گئی کہ معمولی معمولی چرواہے تاج وتخت کے مالک بنا دئیے گئے۔ یہ وہ خدا ہے جو اپنی راہ میں قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے، اُن سے محبت اور پیار کے سلوک کرتا ہے یہ تم لوگوں کا خدا کیسا خدا ہے اگر تم سچے ہو اور یقیناً تم جھوٹے ہو اور سچے نہیں کیونکہ اگر تم سچے ہوتے تو خدا کا تم سے ایسا سلوک نہ ہوتا۔ پس میں تمہارے محاورے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ تمہارا خدا کیسا ہے کہ جتنی خدمت کرتے ہو اتنی جوتیاں مارتا ہے اور ایسا ذلیل اور رسوا کرتا ہے اور ناراضگی اور عذاب کے ایسے کوڑے برساتا ہے کہ ساری قوم اُس سے بلبلا اُٹھی ہے اور چیخ رہی ہے اور کوئی چارہ نہیں پا رہی۔ کوئی نجات کی راہ نہیں دیکھتی یہ

اسلامی مملکت ڈاکوؤں کی مملکت بن گئی

یہ اسلامی مملکت بچے چرانے والوں کی مملکت بن گئی۔ معصوم عورتوں کی عزتیں لوٹنے والوں کی مملکت بن گئی ایسی مملکت بن گئی جہاں قانون کے رکھوالے سب سے زیادہ قانون کی حدود میں رہنے والوں کے امن پر ڈاکے مارتے ہیں اور سب سے زیادہ اُن کی حمایت کرتے ہیں جو قانون شکن ہیں۔ پاکستان کے حالات تو اب ایسے کھلے کھلے واضح حالات ہیں کہ دنیا میں کسی رات کی سیاہی کبھی ایسے واضح نہیں ہوتی جیسے پاکستان کے دنوں کی سیاہیاں واضح ہیں اور اندھیر نگری کا ایسا عالم ہے کہ پاکستان کا کوئی باشندہ ایسا نہیں رہا جو اس پر شور نہ ڈال رہا ہو پکار نہ کر رہا ہو کہ یہ کیا ہو گیا ہے تم نے خدا تعالیٰ کی اور دین کی کیا خدمت کی ہے جس کے نتیجہ میں یہ سزائیں مل رہی ہیں۔ ۱۹۷۴ء کے بعد سے آج تک پھر اس ملک کو امن نصیب نہیں ہوا وہ خدمت واضح ہے۔

پس بنگلہ دیش کی وزیر اعظم محترمہ کو اور وہاں کے دانشوروں کو میں سمجھاتا ہوں یہ ایک غریبانہ عاجزانہ نصیحت ہے کہ ان جہالتوں کا اعادہ نہ کریں جو ظلمات بن کر آپ کو ایسا گھیر لیں گی کہ آپ اپنے اندر اُن ظلمات سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پائیں گے۔ پہلے ہی غریب ملک ہے۔ کئی قسم کے حوادث کا شکار ہے۔ غربت اتنی ہے کہ کسی ملک میں کم ہی اتنی غربت ہوگی بچوں کو پہننے کے لئے کپڑے میسر نہیں۔ بھاری تعداد ایسی ہے جو لنگوٹوں میں یا ایک ایک چادر میں معمول گزارا کرتی ہے ایک وقت کی روٹی مل جائے تو غنیمت سمجھی جاتی ہے اس کے اوپر خدا کا غضب سہیڑ بیٹھیں اور خدا کو ناراض کرنے کے لئے کوئی اقدام کر بیٹھیں تو بہت

بڑی جہالت ہوگی آپ نے ایسی بیہودہ حرکت کی تو تاریخ کبھی آپ کو معاف نہیں کرے گی۔ مُلاں آپ کو اسلام کے نام پر یہ کہتے ہیں کہ یہ عظیم الشان خدمت ہے کیونکہ نعوذ باللہ من ذٰلک ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہؐ کی نبوت پر ڈاکہ ڈال دیا ہے آپ کی خاتمیت پر ڈاکہ ڈال دیا ہے۔ یہ ایسا بیہودہ محاورہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی گستاخی ہے کون ہے اور کس ماں نے وہ بچہ جنا ہے جو محمد رسول اللہؐ کی عزت پر ڈاکہ ڈال سکے یا آپ کی نبوت پر ڈاکہ ڈال سکے کوئی ایسا شخص پیدا ہی نہیں ہوا اور پیدا ہو تو خدا کی تقدیر اُس کا نام ونشان دنیا سے مٹا دے گی پس یہ محض بیہودہ محاورے ہیں جنہیں سوائے جھوٹ کے کوئی حقیقت نہیں ہے یہ زبان سوائے فساد کے اور کوئی پیغام نہیں دیتی لیکن جاہل عوام الناس بلکہ سیاستدان بھی جہالت میں مبتلا ہو کر ان جھوٹے اور کھوکھلے نعروں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

ڈاکہ ڈالا؟ —— کوئی ان سے پوچھے کہ کیسے ڈاکہ ڈالا۔ پھر اگر تم میں کوئی غیرت ہے تو صرف رسول کی غیرت رہ گئی ہے اور خدا کی غیرت کوئی نہیں دنیا میں آج انسانوں کی بھاری اکثریت ایسی ہے جنہوں نے خدا کی خدائی پر تمہارے محاورہ کے مطابق ڈاکے ڈال رکھے ہیں۔ جو بُت پرست ہیں آج دنیا میں اُن کی اکثریت ہے۔ جنہوں نے خدا کے رسولوں کو خُدا کا بیٹا بنا لیا اُن کی بھاری اکثریت ہے اور وہ تمہارے محاورے کے مطابق خدا کی خدائی لوٹ بیٹھے خدا کی عزتوں پر ہاتھ ڈال بیٹھے اور اس کے باوجود تمہارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔۔۔ جہاد کرنا ہے تو پھر اُن ممالک میں جہاد کرو جہاں مسلمانوں پر ظلم وستم توڑے جا رہے ہیں اور وہاں مولویوں کو سب سے آگے بھیجنا چاہیئے کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں شوق شہادت سب سے زیادہ ہے۔۔۔ لیکن سب سے پیچھے رہتے ہیں جہاں موت کا خطرہ واقعۃً سامنے دکھائی دے وہاں یوں لگتا ہے جیسے سانپ سونگھ گیا ہے اور جہاں کمزور نہتے بے بس لوگوں پر ظلم کا کوئی معاملہ ہو وہاں شیروں کی طرح دندناتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

مجھے ۱۹۷۴ء کے دوران کی باتیں یاد ہیں

گجرانوالہ کے ایک گاؤں پر کچھ مولوی بہت بڑا جلوس لے کر حملہ آور ہوئے تھے اور قریب تھا کہ وہ سارے اس بے چارے معصوم کمزور احمدی گاؤں پر پل پڑتے کہ کسی نے اطلاع دی کہ وہ بھی آگے سے تیار بیٹھے ہیں، آگے بڑھنا ہے تو ہوش سے آگے جانا کیونکہ وہ ہیں تو تھوڑے لیکن مرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ایک کے بدلے میں دس مار کر مریں گے اس خبر سے سارا جلوس مبہوت ہو گیا اور آپس میں باتیں شروع ہوئیں کہ کون آگے بڑھے تو کسی نے مولویوں کو پکڑا کہ آپ آگے چلیں کیونکہ آپ ہی ہمیں شوق شہادت دلا کر یہاں تک لائے ہیں تو مولویوں کے لئے پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا کسی نے کہا کہ ہمیں بندوق چلانی نہیں آتی کسی نے کہا ہم میں یہ کمزوری پیدا ہو گئی ہے اور جب انہوں نے مولویوں کا یہ رویہ دیکھا تو جلوس والوں نے کہا کہ جب آپ کا یہ حال ہے تو پھر ہماری جانیں کیوں ضائع کرواتے ہو، ہم بھی واپس چلتے ہیں چنانچہ گاؤں کے دروازے سے وہ سارا جلوس واپس پلٹ گیا تو حکومتوں کو چاہیئے کہ اگر مولویوں کی صداقت آزمانی ہے تو انہیں آزمائشوں کی بھٹی میں سب سے آگے جھونکیں مسلمانوں پر جہاں جہاں مظالم ہو رہے ہیں وہاں اُن کو دھکیلا جائے۔۔۔

میں نے گزشتہ سے کچھ عرصہ پہلے جمعہ میں اعلان کیا تھا کہ بوسنیا کی سرزمین واقعۃً شہادت کے لئے بُلا رہی ہے اور میں نے اعلان کیا تھا کہ جن ممالک میں مسلمان حکومتیں ہیں وہ صاحب اختیار ہیں وہاں جہاد ہو سکتا ہے۔ جو غیر مسلم ممالک میں غیر مسلم حکومتوں میں رہتے ہیں ان کے لئے جہاد کی صورت نہیں ہے لیکن ترکی میں جہاد ہو سکتا ہے پاکستان میں جہاد ہو سکتا ہے یعنی وہاں کی حکومتیں اعلان کریں تو میں اُن کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے احمدی پیش پیش

ہوں گے لیکن آپ کے لئے مشکل یہ ہے کہ آپ احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے اور جہاد کے لئے استعمال کرنا شاید پسند نہ فرمائیں تو میرا مشورہ یہ ہے کہ مولویوں کو بوسنیا کیوں نہیں بھجوا دیتے۔ سارے مولویوں کو پکڑ کر خواہ وہ پاکستان کے ہوں یا بنگلہ دیش کے ہوں، ان کی فوجیں بنائیں اور بوسنیا میں بھجوا کر ان کو جام شہادت نوش کرنے دیں یہ جو بیچارے مسلمان عوام کے اتنا پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ جام شہادت نوش کرو تو خود کیوں نہیں نوش فرماتے اپنی دفعہ وہ جام تلخ ہو جاتا ہے تو دھر کے باز ہیں۔ بنگلہ دیش میں بھی ان کا یہی حال ہے۔ بار بار وہاں سے اطلاعیں آتی ہیں کہ بعض ملاّؤں پر مسلمانوں کے خلاف مظالم ہوئے ہیں۔ برما سے بڑی بھاری تعداد میں مہاجر آئے ہیں تو ان کے لئے برما کا فرنٹ کیوں نہیں کھول لیتے۔ بیچارے مظلوم احمدیوں پر مزید حملے کروانے ہیں جو اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتے جن کو تعداد کے لحاظ سے، طاقت کے لحاظ سے یہ توفیق ہی نہیں ہے اور ان کے لئے سر دست جو دور ہے وہ مظلومیت کا دور ہے۔ اسی میں وہ زندگی بسر کریں گے۔ وہ اپنی مظلومیت سے بھی نہیں ڈرتے۔ وہ اپنے نہتے ہونے سے بھی نہیں ڈرتے ان کو اس کمزوری کے باوجود خوف نہیں ہے کہ آپ آئیں اور ان کے چھوٹوں اور بڑوں اور بچوں کو قتل کریں۔ ان کے گھروں کو آگ لگائیں۔ آپ پہلے بھی اُن سے یہ کرتے رہے ہیں اور دیکھ چکے ہیں کہ اس کے باوجود وہ خوف کھانے والے نہیں ہیں لیکن تم جو سمجھتے ہو کہ تم واقعۃً جام شہادت نوش کرنے کی خواہش رکھتے ہو تمہارے لئے بہترین علاج یہ ہے کہ تم برما کی سرحد کھول لو۔ اور بنگلہ دیش کی حکومت کو چاہیئے کہ اچھی بھلی فوج ملی ہوئی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں ملاں اور ان کے چیلے چانٹے ہیں۔ ان کو بھجوائیں تاکہ ایک ہی دفعہ جھگڑا ختم ہو اور سیاست گندگی سے پاک ہو اور امن کی زندگی بسر کریں، ایسی جاہلانہ حرکتیں نہ کریں۔ حقیقت میں دیکھیں کہ کیا حال ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نبوت پر نہ کوئی ڈاکہ ڈال سکتا ہے نہ قیامت تک کوئی ایسا پیدا ہوگا جو ڈاکہ ڈال سکے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو غلامی کا دعویٰ کیا ہے اور عاشقانہ غلامی کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے تو یہ کہا ہے کہ

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام تو پڑھ کر دیکھیں کہ وہ کیسا عاشقِ صادق ہے۔ عربی، اردو، فارسی میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت میں آپ کا جو کلام ہے اس کی نظیر آپ کو سارے عالم اسلام میں کہیں دکھائی نہیں دے گی تو ہوش کریں اور دیکھیں تو سہی کہ کس کے اوپر آپ کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ آپ کا دعویٰ صرف یہ ہے کہ آپ وہ مہدی ہیں جن کے آنے کی خوشخبری محمد رسول اللہؐ نے دی اور جن کے حق میں آسمان سے چاند سورج نے گواہی دی۔ آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ وہ مسیح موعود ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی میں عیسائیت کے خلاف ایک عالمگیر جہاد کی بنیاد ڈالنی تھی اور مہم شروع کرنی تھی۔

جہاں تک نبوت کا تعلق ہے

جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے

کہ مہدی اور مسیح کا مقام غلامی نبوت کا یعنی مطیع نبوت کا ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے۔ وہ حقیقی نبوت جو آزاد ہو، جو کسی دوسرے نبی کی غلام نہ ہو۔ وہ حقیقی نبوت جو صاحب شریعت ہو اُس کا نہ کبھی مسیح موعودؑ نے دعویٰ فرمایا نہ کبھی ایسا ادّعا کیا بلکہ ایسے شخص پر لعنت ڈالی اور فرمایا کہ اُس کا اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ تو مسیحیت اور مہدویت کا ہے اور ہم عقلاً اور نقلاً ثابت کرتے ہیں کہ اُمتِ محمدیہ میں جو مسیح موعودؑ پیدا ہونا ہے اور مہدی موعودؑ جس نے اُمتِ محمدیہؐ میں ظاہر ہونا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے تابع نبی ہیں۔ ان معنوں میں آزاد اور حقیقی نبی کہ گویا وہ کسی دوسرے نبی کی غلامی سے آزاد ہوں اور فی ذاتہٖ نبوت کے کمالات حاصل کر چکے ہوں، ایسا نبی نہ آسکتا ہے نہ کبھی کسی نے دعویٰ کیا ہے جبکہ اُمتی نبوت کے متعلق قرآن کریم گواہ کھڑا ہے۔ جب تک تم اُس آیت کو قرآن سے نوچ کر باہر نہ نکال دو تمہارا کسی پہلو سے بھی کوئی حق نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کسی قسم کا حملہ کرو اور یہ الزام لگاؤ کہ نعوذ باللہ من ذالک آپ نے ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے جس کو قرآن رد کرتا ہے۔ وہ آیت یہ ہے کہ

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ
اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا"

(سورۃ النساء: آیت ۷۰)

کیسا کھلا کھلا اعلانِ عام ہے۔ آیت خاتم النبیین برحق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کی قسمیں کھا کر اعلان کرتے ہیں کہ اس آیت پر ہمیں بدرجۂ کمال ایمان حاصل ہے بلکہ اس کی معرفت کو جیسا ہم سمجھتے ہیں ہمارے مخالف اس کا ادنیٰ حصہ بھی نہیں سمجھتے لیکن اس آیت کے مضمون کی قرآن کریم کی کوئی دوسری آیت مخالف اور معاند ہو ہی نہیں سکتی۔ اس آیت کو اس آیت کی روشنی میں پڑھیں جس میں یہ اعلان ہے کہ ہر نبوت بند مگر غلامی کی نبوت۔ اطاعت محمدیہ کی نبوت وہ جاری و ساری رہے گی اور صرف محمد مصطفیٰ ؐ کے غلاموں کو عطا ہوگی۔ "مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ" اعلان عام ہے کہ جو شخص بھی آج اللہ اور اس رسول یعنی محمد مصطفیٰؐ کی اطاعت کرے گا۔ "فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ" اب بس یہی لوگ ہیں جو انعام پانے والے ہوں گے اِن کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔ تم نبوت کہتے ہو؟ قرآن کہتا ہے کہ ہر انعام محمد مصطفیٰؐ کی غلامی سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔ یہ انعام پانے والے کون ہوں گے؟ "مِنَ النَّبِيّٖنَ": نبیوں میں سے ہوں گے۔ "وَالصِّدِّيْقِيْنَ": صدیقوں میں سے ہوں گے "وَالشُّهَدَآءِ": شہداء میں سے ہوں گے۔ "وَالصّٰلِحِيْنَ" اور صالحین میں سے ہوں گے۔ "وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا": تمہیں کیسے اچھے ساتھی مل گئے۔ تم نبیوں میں سے ہو گئے نبیوں کا ساتھ عطا ہو گیا۔ صدیقوں، شہیدوں، صالحین میں سے ہو گئے لیکن ایک شرط ہے! اطاعت محمد مصطفیٰؐ اور کامل اطاعت۔ جتنا اطاعت میں درجہ کمال کو پہنچو گے اتنا ہی بڑا درجہ نصیب ہو جائے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ دعویٰ کیا ہے کہ جو کچھ میں نے پایا ہے محمد مصطفیٰؐ کی غلامی اور اطاعت سے پایا ہے اور اسے تم وہ حقیقی نبوت قرار نہیں دے سکتے جس کی راہیں بند ہیں یعنی وہ نبی جو ہمیشہ کے لئے اولوالامر ہوگا۔ قیامت تک اس کے لفظ کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہی حاکم ہے اور نہ صرف اپنے زمانے کا بلکہ ہمیشہ آئندہ آنے والے زمانوں کا حکمران ہے۔ اس پر تم نے یہ فساد مچا رکھا ہے۔ اس پر شور ڈالا ہوا ہے تم کل خدا کو کیا جواب دو گے لیکن خدا کل پہ اُدھار نہیں رکھا کرتا۔ ایسے بدبختوں کو جو کلام الٰہی کو توڑ مروڑ کر اپنے وحشیانہ مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں دنیا میں بھی سزائیں دی جاتی ہیں اور حال کی وہ تاریخ جس کا میں نے مختصر ذکر کیا ہے وہ اس بات پر گواہ کھڑی ہے کہ بعد کے زمانے کی باتیں تو

مرنے کے بعد دیکھی جائیں گی لیکن پھر خدا اس دنیا میں بھی نہیں بخشے گا اور سزا پر سزا دیئے چلا جائے گا تو

بنگلہ دیش کے راہنماؤں کو مَیں نصیحت کرتا ہوں

کہ عقل سے کام لیں۔ ہوش کے ناخن لیں اور اپنی قوم کو اس قعرِ مذلت میں نہ دھکیل دیں جس میں جاتے ہوئے تو دیکھا جاتا ہے وہاں سے نکلتے ہوئے کبھی کسی کو نہیں دیکھا گیا۔

جہاں تک سیاست کا معاملہ ہے سیاست کو تو یہ حق ہی نہیں ہے کہ وہ مذہبی امور کے متعلق فیصلے کرے اور یہ کہے کہ فلاں کے ادّعا کے خلاف اس کا مذہب یہ ہے۔ یہ تو حد سے زیادہ جاہلانہ بات ہے کہ کسی مذہب کی طرف منسوب ہونے کا کسی کا حق اس ملک کی سیاست چھین لے اور یہ دھمکیاں دی جائیں کہ اگر یہ حق نہ چھینا جائے گا تو یہاں خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ بنگلہ دیش میں اگر خون کی ندیاں بہائی جائیں اور حکومت اس میں ذمہ دار ہو گی تو جو بھی خون بہے گا وہ ایک بنگالی کا خون ہوگا اور بنگال کے راہنماؤں کے اوپر اس خون کا ایک ایک قطرہ قرض ہوگا۔ ملک میں ملک کے باشندوں کا جو خون بہتا ہے ملک کے باشندوں کا حق ہوتا ہے اور مذہب اور ملت اور رنگ کی تفریق کے بغیر ہر شہری کا حق ہے کہ اس کی حکومت اس سے انصاف اور عدل کا معاملہ کرے اس لئے اس کے خون کا ایک ایک قطرہ تمہاری گردن پر ہوگا۔ پس بنگال میں اگر خون بہے گا تو بنگالی کا بہہ رہا ہوگا نہ مسلمان کا نہ ہندو کا، مظلوم کا خون تو نہ مذہب رکھتا ہے نہ رنگ رکھتا ہے وہ مظلوم ہی کا خون ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو عقل دے جہاں تک سیاست کا تعلق ہے سیاست کو زیب ہی نہیں دیتا کہ وہ ایسے مذہبی امور میں دخل دے جس کے لئے سیاست بنائی نہیں گئی۔

سیاست کی دنیا ایک الگ دنیا ہے

اور پھر ایسے امور میں دخل دے جہاں دخل دینے کی خدا نے کسی کو بھی اجازت نہ دی ہو۔ یہ ملاّں دعوے کرتے ہیں کہ فلاں وجہ سے یہ غیر مسلم ہیں اور فلاں وجہ سے غیر مسلم ہیں۔ ۱۴ سو سال گواہ ہیں ایک دوسرے کو کافر اور غیر مسلم قرار دیتے ہوئے ان کی عمریں کٹ گئیں۔ اور ایک دوسرے پر اتنے بھیانک الزام لگائے ہیں اور اتنی شدت کے ساتھ کفر پہ فتوے لگائے ہیں اور اس اصرار کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ فلاں فرقہ اور اس کے تمام افراد نہ صرف غیر مسلم بلکہ جہنمی ہیں۔ پھر یہاں تک بھی لکھا ہے کہ جو شخص اس فتوے میں شک کرے گا وہ بھی غیر مسلم اور جہنمی۔ یہ سارے فتوے چھپے ہوئے کھلے کھلے موجود ہیں بنگلہ دیش کی جماعت کو میں نے نصیحت کی ہے کہ فوراً ان کو شائع کریں اور سارے اہلِ بنگال کو بتائیں کہ یہ کون ملاّں ہے جو آج تم سے مخاطب ہو رہا ہے۔ کل یہ کیا کہا کرتا تھا۔ جب احمدیت ابھی وجود میں ہی نہیں آئی تھی تو اس وقت یہ مولوی ایک دوسرے کے خلاف کیا فتوے دیا کرتے تھے۔ ان کی باتوں پر چل کر تم کیوں اپنی سیاست کو تباہ کرتے ہو۔ یہ دراصل ایک سازش ہے جیسا کہ پاکستان کے خلاف کی گئی تھی۔ احمدیوں کا تو خدا محافظ ہے اور مظلوم ہونے کے لحاظ سے بھی اللہ کی حفاظت میں ہیں لیکن سیاستوں کا تو خدا محافظ نہیں ہے۔ جب سیاستدان غلطیاں کرتے ہیں تو اس کے تلخ نتائج ان کی زندگی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ یہ گھونٹ ان کو بھرنے ہی پڑتے ہیں۔ پس آج پاکستان کی سیاست جو اکھڑی ہوئی ہے اور دن بدن بے بس اور نہتی ہوتی چلی جا رہی ہے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ توبہ کرو اور غلط فیصلوں کو کالعدم قرار دو۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے سیاست کو تو کیا کسی مذہبی راہنما کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ حق نہیں دیا کہ کسی کو غیر مسلم قرار دے دے۔ اگر کسی کو سب سے بڑا حق نصیب ہو سکتا تھا تو حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ کو ہو سکتا تھا۔ تمام تاریخ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی زندگی کی تاریخ میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں۔ میں تمام دنیا کے مولویوں کو چیلنج دیکر کہتا ہوں کہ ایڑی چوٹی کا زور لگاؤ۔ تمہیں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ملے گا کہ کسی نے کہا ہو کہ میں مسلمان ہوں اور محمد رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ نہیں تم مسلمان نہیں ہو۔ اس درخشندہ تاریخ میں جبکہ اسلام بن رہا تھا اور منصۂ شہود پر اُبھر رہا تھا۔ خدا کا جلال اور خدا کا جمال ایک زندہ محمدؐ کی شکل میں دنیا میں رونما تھا۔ اس وقت ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا۔ وہ شخص جو خدا سے علم پاتا تھا اور خدا کے علم سے کلام کرتا تھا، جس کی دلوں پر نظر تھی اُس نے بھی کبھی ایک دفعہ ایسا نہیں کیا کہ مسلمان ہونے کے کسی دعویدار کو غیر مسلم قرار دے دیا ہو۔ کیوں نہیں کیا؟ ایک تو طبعی فراست ایسی روشن تھی کہ وہ عالم کے چاند ستاروں کو بھی روشنی میں شرماتی تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ سورج کی روشنی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی فراست کے سامنے کوئی حیثیت نہیں کیونکہ انسانی فراست کی روشنی مادی روشنیوں کے اُوپر غالب ہوتی ہے اور جوں جوں یہ فراست ترقی کرتی ہے اِس روشنی کو دوسری روشنیوں پر غلبہ عطا ہوتا ہے۔ اس لئے مبالغہ آمیزی کی باتیں نہیں ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ محمد رسول اللہؐ کی فراست سے بڑھ کر روشن فراست نہ کبھی پہلے ہوئی نہ آئندہ ہوگی اور تمام روشن وجودوں میں سب سے زیادہ روشن وجود آپ تھے۔ اس لئے روشنی کے ساتھ اندھیرے کا کوئی جوڑ نہیں ہوا کرتا۔ ایک فیصلہ بھی آپ غلط نہیں کر سکتے تھے نہ کبھی کیا۔ دوسرے، اللہ تعالیٰ نے خود اسی بارہ میں واضح ہدایت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا: اعراب یعنی بدوی لوگ کہتے تھے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا: اے محمدؐ! ان کو بتا دے یعنی خدا خبر دے رہا ہے کہ تم ایمان نہیں لائے۔ وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا پھر بھی ہم تمہیں حق دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہو۔ ایسی حالت میں بھی اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا تمہیں حق ہے کہ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ: ایمان نے تمہارے دلوں میں جھانکا تک نہیں۔ داخل ہی نہیں ہوا لیکن تم کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ یہ ایمان نہیں لائے۔ واضح بات ہے لیکن تمہیں مسلمان کہلانے کا حق پھر بھی رہتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم بھی، تمہیں اسلام کی طرف منسوب ہونے کے حق سے محروم نہیں کرتے۔ یہ وہ آیت کریمہ ہے جس نے ساری بات کھول دی۔ نورٌ علی نور کا منظر دکھائی دیتا ہے۔ اس آیتِ کریمہ کے نزول سے پہلے بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے کبھی کسی کو اس کے دعوے کے خلاف مسلمان کہلانے کے حق سے محروم نہیں فرمایا۔ اس آیت کے بعد تو ناممکن ہو جاتا تھا۔ آج کے ملاّں اگر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمیں حق حاصل ہے تو اپنی بدبختی اور بدنصیبی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ محمد رسول اللہؐ سے بڑھ کر دعویٰ کرتے ہیں اور دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر روحانی طاقتیں رکھنے کا یا عالمانہ طاقتیں رکھنے کا دعویٰ کرے اور خدا کے ہاں مردود نہ ٹھہرے۔ پس ان مردودوں کے پیچھے چل کر تم اپنے نصیب کیوں اُجاڑتے ہو اور بگاڑتے ہو۔ خدا حق نہیں دے رہا اور یہ حق لے رہے ہیں اور تمہیں بھی کہتے ہیں کہ اس چوری کے حق سے تم بھی استفادہ کرو۔ تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ اس لئے جو غلطیاں پہلے ہوئی ہیں اُن غلطیوں کا اعادہ نہ کرو اور توبہ کرو۔

جہاں تک مسلمان کہلانے کے حق کا تعلق ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے اس بات کی بھی اجازت نہیں دی کہ کسی کو یہ کہو کہ تمہارے دل میں نہیں ہے کیونکہ دل میں نہیں کا دعویٰ خدا کر سکتا ہے۔ محمد مصطفیٰؐ نے بھی ایمان کی نفی تب کی جب خدا نے خود بتایا کہ ان کے دلوں میں ایمان نہیں۔ اس کے باوجود مسلمان

ہونے کے دعویٰ کا حق اُن کو دیا اور اس حق کو سب نے استعمال کیا۔ جہاں تک ایک عام آدمی کے لئے یہ بات سمجھنے کا تعلق ہے کہ تمہارے دل میں نہ ایمان ہے نہ اسلام، اس صورتحال پر روشنی ڈالنے کے لیے یہ عظیم واقعہ مَیں آپ کے سامنے رکھ کر اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ احمدیوں کے سامنے تو بار بار یہ واقعہ پیش کیا جارہا ہے مگر میں امید رکھتا ہوں کہ بنگال تک بھی یہ آواز پہنچ رہی ہوگی۔ بنگال کے غیر احمدی مسلمانوں اور دیگر دانشوروں کے سامنے یہ صورتحال خوب کھول کر پیش کرنی چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کا کیا فیصلہ ہے اور اُس کے مقابل پر مولوی تم سے کیا مطالبے کر رہا ہے۔ اپنی راہ چن لو۔ تم نے محمد مصطفیٰ ؐ کے ساتھ رہنا ہے یا اِس مُلاّں کے پیچھے چلنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کے زمانے میں ایک جہاد کے دوران ایک نامی پہلوان سے ایک مسلمان مجاہد کا مقابلہ ہوا اور بڑی مشکل کے ساتھ اُس نے بالآخر اُس پہلوان کو زیر کیا اور زیر کر کے جب وہ قتل کرنے لگا تو اُس نے اعلان کیا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ صرف لا الٰہ الا اللہ کہا اور محمد رسول اللہ بھی نہیں کہا۔ پس یہ جو کہتے ہیں کہ نبوت کی شرط ہے اور نبوت میں خاتمیت شامل ہے۔ یہ سب اوٹ پٹانگ دلیلیں بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو واقعہ مَیں بیان کر رہا ہوں اس واقعہ میں احادیث سے ثابت ہے کہ اُس نے صرف اتنا کہا تھا کہ لا الٰہ الا اللہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر اُس مسلمان مجاہد نے پھر بھی اس کو قتل کر دیا اور واپس آکر بڑے فخر کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کے حضور یہ واقعہ پیش کیا کہ یا رسول اللہ ؐ! آج یہ واقعہ ہوا ہے۔ مَیں جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ جان بچانے کے لئے ایسا کر رہا ہے اس لئے میں نے اُسے قتل کر دیا۔ ان کی اپنی روایت ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم اتنے ناراض ہوئے کہ مَیں نے ساری زندگی میں کبھی آپ کو اتنا ناراض نہیں دیکھا۔ بار بار یہ کہتے تھے۔ فَھَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَہٗ۔ فَھَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَہٗ۔ او بدنصیب تُو نے دل پھاڑ کر کیوں نہیں دیکھ لیا کہ اُس کے دل میں اسلام تھا کہ نہیں تھا۔ آپ نے اتنی بار یہ کہا کہ مَیں نے حسرت کی کہ کاش اب یہ کہنا بند کر دیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ مَیں نے حسرت سے اس بات کی خواہش کی کہ کاش مَیں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا کہ محمد رسول اللہ ؐ کی ایسی شدید ناراضگی تو مجھے نہ دیکھنی پڑتی اور پھر ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم نے اس بات کو سن کر یہ بھی فرمایا کہ تُو قیامت کے دن کیا جواب دے گا جب اُس شخص کا لا الٰہ الا اللہ تیرے سامنے گواہ بن کر کھڑا ہو جائے گا جسے تُو نے قتل کیا ہے کیونکہ تُو نے ایک ایسے بندے کو قتل کیا ہے جو لا الٰہ الا اللہ پڑھ رہا تھا اور تُو نے اُسے تسلیم نہیں کیا تو۔

احمدی تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد کرتے ہیں

اور یہ کلمہ اُن کا وردِ جان ہے اس کلمہ کی خاطر احمدی جان و مال اور عزتوں کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ سالہا سال سے پاکستان کی گلیوں نے یہ گواہیاں دی ہیں کہ اس کلمہ کی حفاظت اور عزت کی خاطر احمدی کسی اور چیز کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ جیلوں میں ٹھونسے گئے۔ مارے گئے۔ گلیوں میں گھسیٹے گئے۔ ان کی عزتیں لوٹی گئیں۔ ان کے اموال چھینے گئے۔ ان کے گھروں کو جلایا گیا لیکن کلمہ کی حفاظت سے یہ ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ انکے خلاف تم دعویٰ کرتے ہو کہ یہ غیر مسلم ہیں۔ تمہیں تو عقل نہیں ہے تم تو عقل سے کلیۃً عاری ہو چکے ہو لیکن بنگلہ دیش کے سیاست دان پر مجھے توقع ہے کہ وہ بہتر دانشوری کے نمونے دکھائے گا۔ انہیں دوسرے عام پاکستانی سیاست دانوں کی نسبت بہت زیادہ عقل و فہم ہے۔ میرا تجربہ یہ ہے۔ مَیں بنگال میں بہت پھر چکا ہوں۔ ان لوگوں میں عقل نسبتاً زیادہ ہے اور منطق کی بات کی جائے تو ضد نہیں کرتے اور سمجھ جاتے ہیں۔ اس لئے وقت ہے کہ بڑی تیزی کے ساتھ ان کو سمجھایا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ عقل اور ہوش کے ناخن لو۔ اس خوفناک سازش کا نہ خود شکار ہو نہ قوم کو شکار ہونے دو ورنہ تمہاری نہ دنیا رہے گی نہ تمہارا دین رہے گا۔ ایک لا الٰہ الا اللہ کا مقابلہ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے تو کلّی کُلّی سے جب احمدیوں کی روحیں قیامت کے دن تمہارے خلاف شہادت دیں گی اور لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رّسُولُ اللہ پڑھیں گی تو اس وقت تم کس منہ سے خدا کو جواب دوگے کہ ہم نے ان لوگوں پر ظلم کیا اور ان پر ستم کیا۔ ان کی جانیں لیں اور ان کی عزتیں لوٹیں اور پھر ان کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ پس اللہ تعالےٰ تمہیں عقل دے اور ہوش دے اور تم اس بدنصیب کہانی کو دہرانے والے نہ بنو جو کچھ عرصہ پاکستان میں دہرائی گئی تھی مگر اس کی پاداش آج تک اسی طرح جاری و ساری ہے۔ وہ واقعہ تو تاریخ کا حصہ بن گیا ہے لیکن سزا ایک زندہ حقیقت کے طور پر قوم سے چمٹ بیٹھی ہے اور چھوڑنے کا نام نہیں لیتی۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا! کیونکہ سردیوں کے چھوٹے دن آگئے ہیں اور اتنے چھوٹے ہوگئے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ ختم ہونے سے پہلے پہلے عصر کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے اس لئے حسب سابق جب تک صورت حال کی یہ مجبوری رہے گی ہم جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز جمع کیا کریں گے اور جب یہ دن اتنے لمبے ہو جائیں کہ جمعہ کا وقت اور عصر کا وقت الگ الگ ہو جائیں تو انشاء اللہ پھر حسب سابق جمعہ اور عصر کی نمازیں الگ الگ پڑھی جایا کریں گی۔

نوٹ:۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب کا مرتب کردہ مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے

(ادارہ)

حضرت امیر المؤمنین کے حضور میں

اے کہ تو ہے شوکتِ اسلام کا زندہ نشاں — آٹھ سالوں سے مسافر، آگیا تو قادیان
یہ تیرا عزم سفر ہمت کی یہ جولانیاں — اللہ رکھے ہر گھڑی ہر عزم کو تیرے جواں
سو واں جلسہ! اس میں شرکت اے امیر المؤمنین — اس کے فضلوں سے ہوا جاری یہ بحرِ بیکراں
سرزمینِ ہند نے پائی ہیں تجھ سے برکتیں — جو لکھا قسمت میں تھا وہ اسنے پایا بے گماں
کاش پاکستان بھی پائے یہ ساری نعمتیں — اسکی قسمت کا ستارہ بھی ہو مثلِ دُرفشاں
میرے آنسو بہہ پڑے احساس دوری کے سبب — کر رہی ہوں یہ دعا کہ دور ہوں یہ دوریاں
منزلیں جتنی بھی ہیں آسان ہو جائیں وہ سب — پرچم اسلام ہو قریہ بہ قریہ ضوفشاں

ہو محافظ ہر گھڑی تیرا خدائے ذوالمنن
ہر سفر تیرا مبارک ہر حضر ہو کامراں

آمین

(احمدی بیگم لاہور)

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اطلاع کریں۔
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۹۲۴ :- میں صغیرہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالستار صاحب مرحوم قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن بلاری ڈاکخانہ بلاری ضلع بانکا صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۹۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ اس وقت میری درج ذیل جائیداد ہے۔

۱) زرعی زمین واقع بلاری سبھوگنج ضلع بانکا میں ایک بیگہ ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً -/۲۰،۰۰۰ Rs ہے اس کے علاوہ حق مہر -/۱۰۰۰ Rs ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ مجھے مندرجہ بالا زمین اور بچے سے بطور جیب خرچ سالانہ -/۴۰۰۰ Rs آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد یا آمد بعد میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

"ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم"

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالرحمن	صغیرہ بیگم	سید صباح الدین

وصیت نمبر ۱۴۹۰۸ :- میں امۃ الباسط زوجہ عبدالحلیم طاہر قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔ جس کی قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰۰ روپے۔ (۲) زیور طلائی ایک ہار ایک، جوڑی کانٹے۔ ایک جوڑی بالیاں ۲ عدد انگوٹھیاں کل وزن ۴ ۱/۲ تولہ موجودہ قیمت -/۱۳۹۵۰ روپے (۳) زیور نقری ایک جوڑی پازیب ۶ تولہ موجودہ قیمت -/۳۶۰ روپے کل میزان -/۳۹۳۱۰ روپے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند مبلغ پچاس روپے ماہوار بطور جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالحلیم طاہر خاوند موصیہ	امۃ الباسط	شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۹۱۱ :- میں حبیب احمد خادم ولد مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کر رہا ہے۔ جس سے مجھے مبلغ -/۵۲۳ روپے تنخواہ مل رہی ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار تجارت کرتا ہے۔ جس سے مجھے اندازاً مبلغ دو صد روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد اکبر	حبیب احمد خادم	شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۹۱۲ :- میں سیدہ صفیہ بیگم زوجہ حبیب احمد خادم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی۔ ایک ہار ۱۱ گرام ایک ہار ۸ گرام۔ ایک ہار ۲ کانٹے ۱۲ گرام۔ ایک جوڑی کانٹے ۱۰ گرام ۴ عدد کوکے ۱ گرام ۲ عدد تیلیاں ۱/۲ گرام کل وزن ۴۶ ۱/۲ گرام۔ -/۱۵۹۵۰ روپے (۳) زیور نقری ۵۰ گرام -/۳۵۰ روپے کل میزان -/۲۰۳۰۰ روپے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ پچاس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حبیب احمد خادم خاوند موصیہ	سیدہ صفیہ بیگم	شاہد احمد قاضی

شکریہ احباب و درخواست دعا

میں ان تمام احباب کا جنہوں نے میرے والد صاحب مرحوم جناب حاجی محمد زاہد صاحب سولیجہ آف کانپور (امیر جماعت احمدیہ یوپی) کے انتقال پر ملال پر تعزیتی خطوط بھیجے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

احباب کرام سے والد صاحب مرحوم کے بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے

محمد شعیب سولیجہ کانپور

مدلل و مسکت جوابات

قسط ۱۶

راہِ ھُدیٰ

تحریر ——— ایم ۔ کے خالد

دیوبندی عالم محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے رسالہ ''قادیانیوں کو دعوت اسلام'' کے جواب ہیں ——— (ادارہ)

فصل چہارم

مکی بعثت پر قادیانی بعثت کی فضیلت

فصل چہارم کا لدھیانوی صاحب نے مندرجہ بالا عنوان قائم کیا ہے جس سے وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک حضرت مرزا صاحب علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور آپ کی بعثت ثانیہ کا مظہر ہونے کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔ اپنے اس دعوی کی تائید میں انہوں نے انیس عناوین قائم کئے ہیں۔

معزز قارئین! گذشتہ اوراق میں متعدد مقامات پر ہم حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی عارفانہ تحریرات درج کر چکے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں سے افضل رسولوں کا سردار اور آقا تسلیم کیا گیا ہے اور جن میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے خود اپنے آپ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل غلام اور خادم بیان کیا ہے لیکن چونکہ لفظ ''انیس ۱۹'' مولوی صاحب کے دماغ پر بہت بری طرح حاوی ہے اور اس اعتراض کی بھی انیس ۱۹ شکلیں بنائی ہیں اس لئے ہم ''انیس ۱۹'' کا عدد اپنی تمام شدت اور قوت کے ساتھ ان پر اُلٹانے کی غرض سے ہم ایک ایک نکتہ لدھیانوی کا علیحدہ علیحدہ جواب قلمبند کرتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱

دوسری بعثت اقویٰ اور اکمل اور اشدّ

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب نے درج ذیل اقتباس درج کیا ہے۔

''جس شخص نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سال سے تعلق نہیں رکھتی جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں (مرزا صاحب کی بعثت کے زمانے میں) بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشدّ ہے۔''

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱)

لدھیانوی صاحب کی پیش کردہ عبارت کے بعد جو دوسرا فقرہ ہے اس میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام فرماتے ہیں ''اختار اللہ سبحانہ لبعث المسیح الموعود عدّۃ من المأت کعدّۃ لیلۃ البدر من هجرۃ سیدنا خیر الکائنات۔''

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۲ طبع اوّل روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۲)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو ہمارے آقا جو پوری کائنات سے افضل وجود ہیں کی ہجرت سے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا (یعنی چودھویں صدی) لدھیانوی صاحب کو نہ جانے یہ دوسرا فقرہ کیوں نظر نہیں آیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرزا صاحبؑ نے ''اپنا آقا'' قرار دیا ہے اور آپؐ کو ''خیر الکائنات'' پوری مخلوق میں سب سے افضل مانا ہے اس جملہ سے صرف ایک جملہ اوپر کی عبارت سے لدھیانوی صاحب سیاق و سباق کو نظر انداز کر کے یہ مفہوم اخذ کرتے ہیں کہ مرزا صاحبؑ اپنے وجود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دے رہے ہیں۔

قارئین کرام! لدھیانوی صاحب کو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۰-۱۷۱ کی یہ عبارت بھی نظر نہیں آئی جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

''میری نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب کی نسبت استاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے پس آخرین کے لفظ میں غور کرو اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریمؐ کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنے آخرین منہم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔''

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۰-۱۷۱ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۶ صفحہ ۲۵۸)

لدھیانوی صاحب کو خطبہ الہامیہ کے شروع میں ''الاعلان'' کے زیر عنوان صفحہ ''ج'' کا یہ فقرہ بھی نظر نہیں آیا کہ

''لما کان شان المسیح المحمدی کذالک فما اکبر شان نبی هو من امتہ'' یعنی جب مسیح محمدی جس کی امت کا ایک فرد ہے ضمیمہ خطبہ الہامیہ کے حاشیہ صفحہ ''ح'' میں فرماتے ہیں۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں۔''

نیز فرماتے ہیں۔

فارت رحمتی کسیدی احمد

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۸ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۶۲)

میری رحمت میرے آقا احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح جوش میں ہے۔

اسی کتاب میں فرماتے ہیں۔

هو سید ولد آدم والتقی واسعد وامام الخلیقۃ۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۷۱ بار اوّل روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۶۰)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم کے سردار ہیں آپ ساری مخلوق کے امام و پیشوا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ تقویٰ شعار اور سعید بخت تھے۔

مولوی لدھیانوی صاحب کے دجل کی یہ حالت ہے کہ جس خطبہ سے یہ عبارت نقل کر کے اپنا معنی لیتے ہیں اس کی یہ عبارات یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ان عبارات کے ہوتے ہوئے اگر پہلی عبارت کا کوئی اور مطلب نکالے تو اسے بددیانتی نہیں تو اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

قارئین کرام! پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ آیت هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصود اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ دینا ہے اور چونکہ آپ کی زندگی میں بوجہ عدم وسائل ایسا نہ ہو سکا اس لئے مسیح موعود کے زمانے میں اس کے ہاتھوں یہ کام انجام پائے گا۔ چنانچہ ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال میں بھی پیشگوئی لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یُهْلِكُ اللّٰهُ فِیْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ

یعنی اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے زمانے میں اسلام کے سوا باقی تمام مذاہب کو دلائل کے لحاظ سے مردہ ثابت کر دے گا۔

چنانچہ لدھیانوی صاحب کی مزید تسلی کے لئے ہم ان کے ایک مسلم بزرگ شہید بالا کوٹ حضرت مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ کا قول درج کرتے ہیں۔

لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ کی آیت کے متعلق فرماتے ہیں۔

''وظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین درزمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوقوع آمدہ و اتمام آں از دست حضرت مہدی واقع خواہد گردید۔''

(منصب امامت از مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ صفحہ ۷۰ مطبوعہ آئینہ ادب چوک مینار انارکلی لاہور ۱۹۶۷ء)

یعنی ظاہر ہے کہ دین کی ابتدا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی لیکن اس کا اتمام مہدی کے ہاتھ پر ہوگا۔

پھر آیت قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا کے ماتحت لکھتے ہیں :۔

''وظاہر است کہ تبلیغ رسالت بسوئے جمیع ناس از آنجناب متحقق نگشتہ بلکہ دعوت از شروع گردیدہ بود مافیومآ بواسطہ خلفائے راشدین و ائمہ مہدیین رو بہ تزائد کشید تا اینکہ بواسطہ امام مہدی باتمام خواہد رسید''

(منصب امامت صفحہ ۷۱ از مولانا سید محمد اسماعیل شہید آئینہ ادب چوک مینار انار کلی لاہور ۱۹۶۷)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تبلیغ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمام لوگوں کو نہیں ہوئی بلکہ آہستہ آہستہ خلفاء راشدینؓ اور دیگر ائمہؒ کے ذریعہ بڑھتی رہی اور اب امام مہدیؑ کے ذریعہ اس کی تکمیل ہوگی۔

لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ کی آیت قرآن کریم میں تین مقامات پر آئی ہے

سورۃ توبہ آیت نمبر ۳۳ سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۹ اور سورۃ الصّف آیت نمبر ۱۰ ہم بعض پرانی تفاسیر کے حوالہ جات مذکورہ بالا تشریح کی تائید میں یہاں درج کرتے ہیں تا قارئین کو اس کے مضمون کی بابت اندازہ ہو سکے۔

تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے۔
"وذٰلک عند نزول عیسٰی علیہ السلام (الجزء العاشر سورۃ توبہ صفحہ ۷۷ زیر آیت ہذا)
یعنی اکثر مفسرین اس امر کے قائل ہیں کہ یہ وعدہ مسیح موعود کے زمانہ میں پورا ہوگا۔
پھر ایک اور جگہ لکھتے ہیں "وقیل ان تمام ھذا الاعلاء عند نزول عیسٰی" (روح المعانی جزء نمبر ۲۶ سورۃ الفتح صفحہ ۱۱۲ زیر آیت ھذا)
کہ یہ وعدہ مسیح موعود کے زمانہ میں پورا ہوگا۔
امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "روی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال ھذا وعد من اللہ بانہ تعالٰی یجعل الاسلام عالیاً علٰی جمیع الادیان وتمام ھذا انما یحصل عند خروج عیسٰی وقال السدی ذٰلک عند خروج المھدی"۔
(تفسیر رازی جزء نمبر ۱۶ تفسیر سورۃ توبہ صفحہ ۴۰ زیر آیت ھذا زیر عنوان الوجہ الثانی)
ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس آیت میں وعدہ ہے کہ اللہ تعالٰی تمام دینوں پر اسلام کو غالب کرے گا اور اس وعدہ کی تکمیل مسیح موعود کے وقت میں ہوگی' اور سدی کہتے ہیں کہ یہ وعدہ مہدی موعود کے زمانہ میں ہوگا۔
تفسیر قرطبی میں لکھا ہے
"قال ابو ھریرۃ والضحاک ھذا عند نزول عیسٰی علیہ السلام وقال السدی ذاک عند خروج المھدی" (تفسیر قرطبی جزء نمبر ۸ سورۃ توبہ زیر آیت ھذا صفحہ ۱۲۱)
کہ حضرت ابوہریرہ اور ضحاک کہتے ہیں کہ یہ وعدہ نزول مسیح کے وقت پورا ہوگا اور سدی کہتے ہیں کہ ظہور مہدی پر یہ وعدہ پورا ہوگا۔
پس اگر امام مہدیؑ اور موعود عیسٰیؑ کے زمانہ میں مقصد اسلام یا یہ تکمیل کو پہنچے تو یقیناً محمد رسول اللہؐ کی شان اقویٰ اور ارفع ہو کر دنیا میں ظاہر ہوگی نہ کہ خود عیسٰیؑ اور مہدیؑ کی شان اقویٰ اور ارفع ہوگی۔ پس جب بھی جماعت احمدیہ کے علم کلام میں ایسا کلام ملتا ہے وہاں بلاشبہ اور بغیر شک کے ہمیشہ یہی مراد ہوتی ہے کہ جب بھی رسول اللہؐ کا دین اکمل اور ارفع ہوگا اور مہدیؑ اور مسیحؑ کے زمانہ میں قرآنی پیشگوئی کے مطابق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پوری شان سے ادیان باطلہ پر غالب آئے گا۔ تو یہ دور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کو پہلے سے بڑھ کر روشن اور قوی کر کے ظاہر کرے گا۔
غالباً اس مضمون کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ حدیث اشارہ فرما رہے ہیں۔ کہ میری اُمّت کی مثال اس بارش کی طرح ہے کہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا دوسرا۔
(مسند احمد بن حنبل جلد ثالث صفحہ ۱۳۰ روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ)
بہت ہی غبی انسان ہوگا جو اس حدیث کا یہ مطلب نکالے کہ بارش کا کوئی حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ نہیں۔ گویا اوّل بارش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دور اور آخر بارش کسی اور کا دور ہے اور وہ حصہ محمد رسول اللہؐ کے حصہ سے افضل ثابت ہوگا۔
اس عارفانہ حدیث کا سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں نکل سکتا کہ پہلا دور بابرکت ثابت ہو یا آخری دونوں صورتوں میں وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں والی بارش ہی ہوگی۔
پس آخری دور میں یہ فتح بھی ہر چند کہ وہ فتح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے ذریعہ ہو اس کا سہرا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی سر ہوگا۔ اسی طرف حضرت مرزا صاحب کا یہ الہام اشارہ فرما رہا ہے۔
"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"۔
مسیح موعود علیہ السلام نے اس عبارت کی بنا ڈالی ہے کہ جو خواہ کتنی بھی بلند ہو اس کی رفعتوں پر ہمیشہ محمد رسول اللہؐ کا قدم رہے گا۔ اور اس کی بلندی سے محمد رسول اللہؐ کا بلند تر مقام دنیا میں ظاہر ہوتا چلا جائے گا۔

عقیدہ نمبر ۲

روحانی ترقیات کی ابتداء اور انتہا

اسی عنوان کے تحت درج ذیل اقتباس درج کیا گیا ہے۔
"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ (ذکر تک میں) ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کی انتہا تھا۔ تعالیٰ کہ اس کے کمالات سیر معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت (قادیان میں) پوری تجلی فرمائی"۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۷)
یہ عبارت خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ کے صفحہ ۲۶۶ پر ہے خطبہ الہامیہ کی اصل عبارت عربی میں ہے اس کے نیچے فارسی اور اردو ترجمہ ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ لدھیانوی صاحب نے اس کا اردو ترجمہ درج کیا ہے اور ترجمہ درج کرتے وقت انہوں نے اپنی طرف سے عبارت کے اندر دو بریکٹیں ڈالی دی ہیں جو نہ اصل عربی عبارت میں ہیں اور نہ اردو ترجمہ میں۔
ان کی بریکٹیں بتا رہی ہیں کہ مصنف سے کام لینے کے لئے حضرت مرزا صاحب کی تحریروں میں تصرف سے کام لیا ہے تا کہ مکہ سے تعلق پیدا ہو یا اللہ قادیان کو مکہ کی ہی شان کا اظہار ہو جائے کیونکہ یہاں نہ مکہ کا ذکر ہے نہ قادیان کا صرف آنحضور ﷺ کی روحانیت کے آغاز اور اس کے دن بدن ترقی پذیر ہونے کا ذکر ہے جو آخری زمانہ میں پہلے سے بڑھ کر دنیا میں جلوہ گر ہو رہی ہے اور شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ بڑھتے رہنے کے عقیدہ کی سند قرآن کریم میں ہے ایک تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کہ ایک زمانہ آئے گا کہ اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو سب دوسرے دینوں پر غالب کر دے گا۔ اور سب دوسرے دینوں پر غالب آنے سے جو روحانیت ظاہر ہوگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہی ہوگی نہ کہ کسی دوسرے کی۔
دوسرے سورۃ الضحیٰ میں فرمایا۔ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ کہ "تیرا آخر تیرے اوّل سے بہتر ہوگا"
یہ پیشگوئی اس بات کا ثبوت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان آئندہ بڑھے گی۔ اور جو شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بڑھانے میں مدد کرنے والے ہیں ان کی نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہوگی۔ قرون اولیٰ میں صحابہؓ نے قربانیاں دیں وہ بھی دراصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تھی جو صحابہ میں جلوہ گر تھی پس یہی مطلب ہے حضرت مرزا صاحب کی مذکورہ بالا عبارت کا اس میں نہ مکہ اور قادیان کا ذکر ہے اور نہ قادیان کی مکہ پر فضیلت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک ایسا خیال شیطانی ہے جس سے ہرگز ہمارا کوئی تعلق نہیں۔
یہی بات بعینہٖ خطبہ الہامیہ میں زیر نظر عبارت کی تیسری سطر میں خوب کھول کر پیش کر دی گئی ہے جو یہ ہے۔
"خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا"
(خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۶۶)
اس میں مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر الرسل یعنی تمام رسولوں سے افضل قرار دیتے ہیں اور اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر۔
اب ہم قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے مخالف کو تعصب وعناد میں مبتلا ہو چکے ہیں یہ تو ممکن نہیں کہ لدھیانوی صاحب کی نظر اس عبارت سے آگے نہ گئی ہو اور اسی جگہ رک گئی ہو اگر انہوں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں تیسری سطر کیوں نہ دکھائی دی؟

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-
"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی ہے زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر نہیں ٹلے گی۔ نار بولہبی یقیناً نور مصطفوی سے شکست کھائے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت کوئی بہتر کوئی پہاڑ سینوں پر پڑ کر بلالی آواز کو نہیں دبا سکتا۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اظہار سے ہمیں کوئی دکھ، کوئی غم یا کوئی تکلیف باز نہیں رکھ سکتی"۔ (خطاب بر موقع جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۲ء)

تبلیغی و تعمیری مساعی

ضعفاء کے لئے قائم شدہ ادارہ

بیت الکرامہ کا افتتاح عمل میں آگیا

ربوہ ۲۳ ستمبر۔ آج یہاں دس بجے صبح بیت الکرامہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہ ادارہ ضعفاء کی رہائش اور دیکھ بھال کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

بیت الکرامہ کے منتظم مکرم ملک منور جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت نے بیت الکرامہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ایک لمبے عرصے سے مرکز سلسلہ میں جماعتی نظام کے تحت ایک ایسے ادارے کے قیام کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ بعض ایسے بزرگ اور ضعیف احباب جو ربوہ یا بیرون ربوہ سے ہوں بعض وجوہات کی بناء پر نظام سلسلہ ان کو سنبھالے۔ چنانچہ قادیان میں قائم دار الشیوخ کی طرز پر اس ادارہ کے قیام کی ہدایت سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند امامت پر سرفراز ہونے کے تھوڑا ہی دیر کے بعد ۱۹۸۲ء میں فرمائی۔ جس کے مطابق موجودہ جگہ پر عمارت تعمیر کی گئی۔ اگرچہ یہ عمارت چھوٹی ہے لیکن چونکہ دار الضیافت کے قریب اس کی تعمیر کی ہدایت تھی۔ اس لئے عارضی طور پر اس عمارت کو بطور بیت الکرامہ استعمال کیا جائے گا۔ مناسب اور شایان شان عمارت کی تعمیر کے بعد اس عمارت کو دار الضیافت کے استعمال میں لایا جائے گا۔ اس میں سات کمرے ہیں۔ ہر کمرے میں دو افراد کی رہائش کی گنجائش ہے۔ اس کی تعمیر اور آرائش پر پونے چھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ کھانے کا انتظام دار الضیافت سے ہوگا۔ تاہم چائے اور دیگر معمولی ضروریات کے لئے کچن موجود ہے۔ اس میں الاٹمنٹ شروع کر دی گئی ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے دعا کرائی۔ محترم صاحبزادہ صاحب جو اپنی بیماری کے بعد پہلی دفعہ کسی تقریب میں شامل ہوئے ہیں۔ بفضل خدا صحت مند اور ہشاش بشاش تھے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ۲۷ر ستمبر ۱۹۹۲ء)

تقریب سعید سنگ بنیاد مسجد احمدیہ ہاری پاری گام الحمد للہ

جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کی دیرینہ آرزو مورخہ ۲ر ستمبر ۱۹۹۲ء بروز بدھوار دن کے گیارہ بجے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور فقیرانہ دعاؤں کے ساتھ پوری ہوئی۔ جب کہ محترم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ جموں و کشمیر نے مسجد جامع جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کا سنگ بنیاد رکھا۔

جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کی موجودہ مسجد ناکافی ہونے کے باعث حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئی مسجد بنانے کی اجازت عنایت فرمائی۔ اور خطیر رقم جماعت کو عنایت فرمائی جب کہ جماعت احمدیہ ہاری پاری گام نے ایک قطعہ ارض مسجد کے لئے مخصوص کیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللّٰھم بارک لنا فی عمرہ و امرہ آمین ثم آمین۔

سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز ایک روح پرور جلسے کے ساتھ ہوا۔ محترم امیر صاحب کی زیر صدارت مکرم محمد افضل صاحب شفیق نے تلاوت کی اور محترم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنا نعتیہ کلام سنایا جس سے سامعین پر وجد طاری ہوا۔ محترم ناظر صاحب کے بعد محترم غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر نے افتتاحی خطاب میں مسجد کی ضرورت اور اہمیت اور اسلام میں مسجد کے مقام کو واضح کیا۔ جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے آپ نے ہاری پاری گام کے جملہ مسلمانوں کو نمازی بننے کی تلقین کی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے موثر انداز میں احباب کو چند نصائح کیں۔ اور اس بات پر زور دیا کہ احباب نمازوں میں مداومت اختیار کریں۔ سستیاں دور کریں۔ آپ نے بتایا کہ مسجد بنانا کار ثواب ہے لیکن مسجد کو غیر آباد رکھنا عظیم گناہ ہے۔ احباب جماعت اس کا خیال رکھیں۔ آپ نے ہاری پاری گام کے غیر احمدی دوستوں کا ان کے تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ اور ان کے لئے اور سب احباب کے لئے دعا کی۔

محترم امیر صاحب کے بعد جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کے پرانے بزرگ اور سابقہ صدر الحاج ولی محمد صاحب راتھر نے تقریر کی بعدہٗ محترم محمد منور صاحب راتھر صدر جماعت نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔

اس مختصر کارروائی کے بعد حسب ارشاد محترم امیر صاحب مکرم محمد افضل صاحب بٹ نے مسجد کے اس کونے پر جہاں سنگ بنیاد رکھنا مقصود تھا نہایت خوش الحانی سے اذان کہی۔ اذان کے بعد محترم امیر صاحب نے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مسجد مبارک قادیان کا پتھر بنیاد میں نصب کیا جو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے توسط سے تبرکاً ارسال کیا تھا۔ آپ کے بعد محترم غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر، محترم غلام نبی صاحب ناظر، محترم عبد المجید صاحب ٹاک ایڈووکیٹ محترم محمد منور صاحب راتھر صدر جماعت اور دیگر عہدیداران و احباب و مستورات اور بچوں نے سنگ بنیاد رکھا۔

سنگ بنیاد رکھتے ہی فضاء نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ واضح رہے کہ اس مبارک موقعہ پر کثیر تعداد میں غیر احمدی دوستوں نے شرکت بھی کی اور اخلاقی تعاون بھی دیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خوشی کے اس موقعہ پر ایک جانور بھی صدقہ کیا گیا اور تمام حاضرین کو چائے اور کھانے سے تواضع کی گئی۔ اس موقع پر بیجبہاڑہ سے نئے احمدی دوست محمد اشرف صاحب نے شرکت کی جبکہ رو کے گام سے محترم محمد افضل صاحب اور محترم بشیر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ موخر الذکر احباب نے مخلصانہ مشورے دیئے اور بھرپور تعاون بھی دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ مسجد جلد تکمیل پا جائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنے۔ اللّٰھم آمین۔

(محمد یوسف شیخ سیکرٹری مال ہاری پاری گام)

سابق وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی اور آندھرا سرکار کے وزیر مالیات کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کا تحفہ

حیدرآباد۔ مورخہ ۱۲ر ستمبر

مدینہ ایجوکیشن سنٹر کے خوبصورت ہال میں یونائیٹڈ ہندو مسلم فرنٹ کی طرف سے سلور جوبلی یونیٹی ایوارڈز کی بارونق تقریب تقسیم کا انعقاد ہوا۔ مذکورہ ہندو مسلم فرنٹ کے صدر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی یادگیری نے خاکسار کو بھی تقریب میں مدعو کیا تھا۔ خاکسار کے ہمراہ مکرم احمد عبد الماجد صاحب صوبائی قائد آندھرا نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی کی معاونت سے موقعہ کی مناسبت سے خاکسار نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کی کتاب "مرڈر ان دی نیم آف اللہ"۔ Murder in the Name of Allah۔ ہماں خصوصی جناب سید ہاشم علی اختر سابق وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی۔ آندھرا سرکار کے وزیر مالیات جناب ایس سنتوش ریڈی اور فرنٹ کے جنرل سیکرٹری جناب عارف الدین سلیم کی خدمت میں تحفہ پیش کی جس کو ہر سہ شخصیتوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

جناب سید ہاشم علی اختر سابق وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی کے ساتھ جناب عارف الدین صاحب سلیم کی ہمراہی میں تفصیلی گفتگو کا بھی موقعہ ملا۔

(سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ حیدرآباد سے قادیان واپس تشریف لے آئے ہیں۔ محترمہ سیدہ موصوفہ کی صحت اب بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب کرام سے محترمہ موصوفہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

منقولات

قادیانی باطل ہونے کے باوجود آگے بڑھ رہے ہیں

۲۵ اگست ۱۹۹۲ء کو روزنامہ جنگ لاہور کے صفحہ آخر پر قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کی خبر نے چونکا دیا۔ حیران ہوں باطل پرست ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں لیکن دینی جماعتیں باہمی سر پھٹول میں معروف ہیں۔

قادیانی باطل ہونے کے باوجود بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔ شور و غل اور ہنگامہ آرائی کے بغیر نہایت خاموشی سے وہ اپنے مقاصد کے حصول میں شب و روز مصروف ہیں۔ قادیانیوں کا بجٹ کروڑوں روپوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تبلیغ کے نام پر دُنیا بھر میں وہ اپنے جال پھیلا چکے ہیں۔ ان کے مبلغین دور دراز ملکوں کی خاک چھان رہے ہیں۔ بیوی بچوں اور گھر بار سے دور قوت لایموت پر قانع ہو کر افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں یورپ کے ٹھنڈے سبزہ زاروں میں آسٹریلیا، کینیڈا اور امریکہ میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ ادھر ہماری کیفیت یہ ہے کہ دینی جماعتوں کے بجٹ چند لاکھوں سے متجاوز نہیں ہوتے۔ مگر اندرون پاکستان عیسائی مشنری، ذکری اور بہائی لوگوں کو دین سے برگشتہ کرنے بلکہ مرتد بنانے میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ ان کے تبلیغی مشن، ان کے اشاعتی پروگرام زور و شور سے جاری ہیں۔ وہ اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کے لئے لٹریچر کے انبار لگا رہے ہیں۔ پھر وہ جدید تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہو کر سائنس کی کرشمہ سازیوں سے خوب استفادہ کر رہے ہیں۔ مگر دینی جماعتیں اور ان کے سربراہ تکفیر کی بمباری میں مصروف ہیں۔

روزنامہ جنگ نے اپنے صفحہ آخر پر یہ خبر لگائی ہے کہ مرزا طاہر احمد کا خطاب سیارے کے ذریعے چار برّاعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ آسٹریلیا، افریقہ، یورپ، ایشیا۔ ہمارا عالمی روحانی اجتماع عرفات کے میدان میں حج کے موقع پر ہوتا ہے تو حج کی پوری کیفیات اور حرکات و سکنات سیارے کے ذریعے بعض ایشیائی افریقی ملکوں تک بمشکل پہنچائی جاتی ہیں۔ کسی ملک کے سربراہ کی تقریر یا خطاب سیارے کے ذریعے دُنیا بھر میں کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا۔ مختلف ممالک میں بڑی بڑی سیاسی جماعتیں اور ان کے قد آور سربراہ موجود ہیں ان کی تقریریں اور بیانات بھی پریس کے ذریعے پھیلائے جاتے ہیں۔ سیارے کے ذریعے کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کئے گئے۔ ہمارے ملک میں دو بڑی قومی سیاسی جماعتیں موجود ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ جس کے سربراہ محمد خان جونیجو ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی جن کی قائدہ بنت بھٹو مسز بے نظیر زرداری ہیں...... یہ دونوں جماعتیں باری باری ملک کی حکمران رہتی ہیں۔ ان دونوں لیڈروں کی تقریریں آج تک نہ ٹیلی کاسٹ کی گئیں اور نہ ہی دوسرے ملکوں میں انہیں پہنچایا گیا۔

میاں نواز شریف ملک کے وزیر اعظم اور قائد ایوان ہیں۔ صدر پاکستان غلام اسحٰق خان صاحب، چیف آف سٹاف جنرل آصف نواز جنجوعہ ہیں ان کے خیالات، خطابات اور تقریریں بھی آج تک سیارے کے ذریعے ٹیلی کاسٹ نہیں کی گئیں کیونکہ سیارے کے ذریعہ ٹیلی کاسٹ کر کے دور دراز ممالک تک اپنے خیالات پہنچانا بہت مہنگا کام ہے جو ہمارے جیسے غریب ملک کی بساط سے باہر ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو اتنی خطیر رقم کہاں سے ملتی ہے؟ اس قدر وافر سرمایہ انہیں کون مہیا کرتا ہے؟ ہم تو شروع سے یہ کہہ رہے ہیں کہ قادیانی سیاسی دہشت گردوں کا نام ہے۔ پہلے یہ برطانیہ کے گماشتے تھے اور برطانیہ کے لئے جاسوسی کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ محب وطن لوگوں کی مخبریاں کرتے اور انگریز کے تعاون سے اپنے ہاتھ رنگین کرتے تھے لیکن اب وہ امریکہ اور بھارت کے ایجنٹ ہیں۔ بھارت نے ان سے مل بھگت کر کے انہیں اپنا آلہ کار بنایا ہوا ہے "سی آئی اے" اور "را" سے ان کی گاڑھی چھنتی ہے اور امریکہ بہادر ہی ان کے وسیع اخراجات ادا کر کے اپنے مفاد کے لئے اپنا آلہ کار بنائے ہوئے ہے۔ ملک کی مختلف دینی جماعتوں کے سربراہوں کے لئے یہ سوچنے کی بات ہے کہ ان کی غفلت سے اغیار کس قدر منظم اور سائنس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اب حالات کا تقاضا یہ ہے کہ دینی جماعتیں آپس کے جزوی اختلافات میں آزاد رہتے ہوئے اسلام کے اجتماعی مفاد کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور دشمنان دین کی خوب سرکوبی کرنا چاہیئے ورنہ اغیار ہمیں طعنہ دیں گے کہ "مسلم کا خدا کوئی نہیں"۔

مقام غور و فکر یہ ہے کہ مرزا طاہر احمد کو اس قدر فنڈ کہاں سے مل گیا؟ کس کے مالی تعاون کے بل بوتے پر ان کی تقریریں اور خطبے چار چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ ہو رہے ہیں۔ ہم پاکستان کی تمام دینی جماعتوں، دو سربراہوں کو یہ دعوت فکر دیں گے کہ خدا کے لئے اسلام کی عظمت کے لئے، دین کی سربلندی کے لئے، رسول اللہ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے، صحابہ کی ناموس کی حفاظت کے لئے اکٹھے ہو جائیں جیسا کہ ۱۹۵۳ء میں اکٹھے ہوئے تھے ورنہ ہمیں اندیشہ ہے۔

"تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں"

بلوغ تصرف

نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤگے اے پاکستانی مسلمانو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

تفصیلی مضمون کسی دوسری مجلس میں لکھیں گے۔ مضمون سمیٹنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ۲۵ راگست کے روزنامہ جنگ لاہور کے صفحہ آخر کی خبر کے متن کو پیش کر دیا جائے تاکہ اہل درد، اہل دانش، اہل فکر خبر پڑھ کر اس کا صحیح تجزیہ کر سکیں اور حالات و ظروف کا جائزہ لے سکیں۔ روزنامہ جنگ بایں الفاظ رقمطراز ہے۔

"مرزا طاہر احمد کا خطبہ چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا"

خبر کا متن یہ ہے۔

ربوہ۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ دُنیا میں سب سے بڑی برائی جھوٹ ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بدظنی بھی جھوٹ ہے اور دُنیا کے اکثر جھگڑے بدظنی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنے والی قوموں کا رزق چھین لیا جاتا ہے۔ اس میں دیندار اور غیر دیندار کا کوئی فرق نہیں۔ جو قومیں سچ کو اختیار کرتی ہیں ان کے رزق میں برکت ملتی ہے۔ مسلم دُنیا کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آیا جائے اور بھائیوں جیسے تعلقات قائم کئے جائیں۔ ان کا یہ خطبہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے دُنیا کے چار براعظموں میں ٹی وی پر دیکھا اور سُنا گیا۔ ان براعظموں میں آسٹریلیا، ایشیا، یورپ اور افریقہ شامل ہیں۔ عنقریب ان کے خطبات امریکہ اور کینیڈا میں بھی اسی طرح براہ راست مواصلاتی سیارے کے ذریعہ "ڈش انٹینا" کے ذریعے دیکھے اور سُنے جایا کریں گے۔ (روزنامہ جنگ ۲۵ راگست ۱۹۹۲ء)

(بشکریہ ماہنامہ خالد نومبر ۱۹۹۲ء)

"بھاگو تم نہیں ہو مسلمان"

"سنمارگ نمائندہ کے ذریعہ"

"مسلمان گروہوں میں زبردست ٹکراؤ کا امکان ہے"

پچھلے دنوں فرقہ پرست مسلمانوں نے نیروبی میں ایک نمائش میں احمدیہ مسلم مشن کے اسٹال میں گھس کر توڑ پھوڑ کی۔ احمدیہ مسلم مشن نے نیروبی میں یعقوب بیگ ہائی اسکول میں عالمی اسلامی نمائش میں اپنا اسٹال لگایا تھا احمدیہ مسلم مشن نے اس اسٹال میں اپنے مذہب کے پرچار کیلئے کئی کتابیں اور پوسٹرز لگائے تھے۔ لیکن نمائش کے دو دن بعد ہی کچھ متعصب مسلمانوں نے احمدیہ بک اسٹال میں گھس کر توڑ پھوڑ کی۔ انہوں نے احمدیہ فرقہ سے تعلق رکھنے والوں کو نکال دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ لگ بھگ ۲۰-۲۵ افراد نے اسٹال میں گھس کر وہاں لگی کتابیں پھاڑ ڈالیں، انہوں نے مشن کے لوگوں کو فوراً اسٹال بند کرنے پر مجبور کیا۔ احمدیہ مسلم مشن کے انچارج برہان احمد ظفر کا کہنا ہے کہ احمدیہ جماعت فرقہ پرست مسلمانوں کے تشدد کے سائے میں جی رہی ہے پھر بھی حکومت ہماری حفاظت کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھاتی۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ پرست مسلمان احمدی مسلمانوں کو مسلمان ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ احمدی مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ احمدیہ مسلم مشن کے انچارج کا کہنا ہے کہ انکی جماعت فرقہ پرستی کی زبردست مخالفت کرتی رہی ہے۔ اس وجہ سے فرقہ پرست طاقتوں کے زور دینے پر اُن پر طرح طرح کی پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ یہی نہیں انکی مسجدوں کو بھی توڑا گیا ہے۔ پاکستان کے مذہبی ملاؤں کی سازش سے متاثر ہو کر یہاں کے مسلمان بھی احمدیوں کی مخالفت کرنے لگے ہیں۔ جناب ظفر نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ بھارت میں بھی مسلمانوں نے احمدیوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ (سنمارگ جن ستا بمبئی ۱۴ اکتوبر ۹۲ء)

ولادتیں

● ـــ خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم حفیظ الدین احمد خان سلمہٗ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۶؍۹؍۹۲ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ الحمد للہ ۔ بچہ و زچہ کی صحت و تندرستی ، درازی عمر ۔ نیک صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ اس موقع پر مختلف مدّات میں پچاس روپے ادا کئے ہیں ۔ (زہرہ بیگم)

● ـــ مکرم مولوی سید مبشر احمد صاحب عامل مبلغ سلسلہ احمدیہ نیپال کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷؍۱۱؍۹۲ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود تحریک وقفِ نَو میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "سید بشارت احمد" تجویز فرمایا ہے ۔ یہ بچہ مکرم سید منظور احمد شاہ صاحب عامل و دیشی مرحوم کا پوتا ہے ۔ بچہ کی صحت و سلامتی ، درازی عمر ، نیک ، صالح ، خادم دین بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے ۔

(خاکسار :- زین الدین حامد قادیان)

● ـــ خاکسار کی بیٹی عزیزہ نصرت جہاں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود کا نام "فـــراز احمد" رکھا گیا ہے ۔ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی ، درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے ۔ اعانتِ بدر دس روپے ۔ (محمد عارف آف محمد پور ۔ یو ۔ پی)

● ـــ میرے بھائی مجیب احمد خان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲ نومبر ۹۲ء کو لڑکے سے نوازا ہے ۔ نومولود مولوی عبد السمیع خان صاحب صدر جماعتِ احمدیہ بنارس کا پوتا ہے ۔ بچے کا نام "فضل احمد خان" رکھا گیا ہے ۔ احبابِ کرام سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی ، درازی عمر و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ اس خوشی کے موقعہ پر اعانتِ بدر میں ۵۰/- روپے جمع کئے گئے ہیں ۔ نیز مکرم عبد السمیع خان صاحب نے بھی ۵۰/- روپے اعانتِ بدر اور ۵۰/- روپے صدقہ ادا کئے ہیں ۔)

(خاکسارہ ۔ نوریہ تزئین ۔ بھدرک)

● ـــ مکرم مبشر احمد صاحب ابن الحاج مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل مرحوم مقیم یادگیر کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے ۔ جس کا نام "ظہیر ابراہیم" رکھا گیا ہے ۔ موصوف نے اعانتِ بدر میں ایک سو روپیہ [illegible] ادا کیا ہے ۔ لڑکے کی صحت و سلامتی ۔ درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست [illegible] ہے ۔

● ـــ [illegible] عبد المنیر صاحب ، احمدی ابن عبد الی صاحب مرحوم کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا ہے ۔ [illegible] کا نام "عامر احمد" تجویز کیا گیا ہے ۔ (اعانتِ بدر پچاس روپے) لڑکے کی صحت و سلامتی ۔ درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(عبد القادر شجیع نمائندہ بدر یادگیر)

● ـــ اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بیٹے عزیزم اخلاق احمد کو بتاریخ ۲۰ ؍اگست ۹۲ء لڑکا عطا کیا ہے ۔ جس کا نام "طاہر احمد عرف اکرم" رکھا گیا ہے ۔
چھوٹے بیٹے عزیزم انصار احمد کو بتاریخ ۲۲ جولائی ۹۲ء لڑکی عطا ہوئی جس کا نام "طیبات تسمرین" رکھا گیا ہے ۔ دونوں بچوں کی صحت و سلامتی ، درازی عمر ۔ نیک اور صالح ، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے ۔ اعانتِ بدر میں پچاس روپے ادا کئے ہیں ۔

(خاکسار محمد رفیع الدین احمدی صدر جماعت احمدیہ ظہیر آباد ۔ اے ۔ پی)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

درج ذیل جماعتوں نے بھی جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کر کے اپنی خوشکن رپورٹیں بغرضِ اشاعت ارسال کی ہیں ۔ بغرضِ دعا ان کے نام شائع کئے جاتے ہیں :-

جماعت احمدیہ کڈلائی ۔ کروناگپلی ۔ کوٹار ۔ الیپی ۔ پلورتی ۔ کوچین ۔ میلاپالیم ۔
مٹانور ۔ پینگاڈی ۔ پاری پورہ ۔ چک ایرچھ ۔ اور وادیٔ کشمیر کی متعدد جماعتیں ۔
لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور ۔ حیدر آباد ۔ بریلی ۔
ناصرات الاحمدیہ سورب ۔ یادگیر ۔
اللہ تعالیٰ حصہ لینے والے جملہ احباب کو اپنے افضال و برکات سے نوازے ۔

(ادارہ)

ترسیلِ زر و انتظامی امور کے متعلق مینیجر بدر سے اور مضامین سے متعلق جملہ امور کیلئے ایڈیٹر سے خط و کتابت کیجئے (ادارہ)

ضروری تصحیح

بدر مجریہ ۱۵ ؍اکتوبر ۱۹۹۲ء کے صفحہ ۲ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ یو ۔ کے ۔ پر پڑھی جانے والی ایک نظم بعنوان ؎

تری بے حساب بخشش کی گلی گلی ندا دوں

شائع ہوئی ہے جن میں سہوِ کتابت سے دو غلطیاں ہو گئی ہیں ۔
پانچویں شعر کا پہلا مصرعہ یوں ہے ؎

یہ محبتوں کا لشکر جو کرے گا فتح خیبر

اس میں "ہے" کا لفظ زائد چھپ گیا ہے جو درست نہیں ۔
دسویں شعر کے دوسرے مصرعہ میں "بُتِ ناز" کی بجائے "بُتِ نار" پڑھا جائے ۔
صحیح مصرعہ یوں ہوگا

وہ خود اپنی ہی انا کے بُتِ نار تک تو پہنچے

قارئین اس کے مطابق تصحیح کر لیں ۔ ادارہ بدر اس غلطی پر معذرت خواہ ہے ۔

(ادارہ)

درخواست ہائے دعا

● ـــ خاکسار کے اکلوتے بیٹے عزیزم فضل الٰہی کی کان کا ایک ہسپتال میں کامیاب آپریشن ہوا ہے ۔ الحمد للہ ۔ عزیز کی صحت و سلامتی ، درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے ۔ (اعانتِ بدر ۵۰/- روپے) (شیخ عبد المسیح ۔ بھونیشور)

● ـــ خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم محمد نور حسن سلمہٗ بفضلہ تعالیٰ بیعت کر کے اپنے بیوی بچوں سمیت داخلِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے ہیں الحمد للہ ۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بقیہ بچوں کو بھی سعادت بخشے اور عزیز موصوف کو استقامت بخشے آمین ۔

(سید محمد منظر حسن ۔ کلکتہ)

● ـــ مکرم محمد عبد الرشید صاحب دیودرگی مقیم حیدر آباد تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ کے بھانجے عزیز قمر احمد سلمہٗ ابن مکرم آفتاب احمد صاحب تیماپوری کو اچانک گردہ کی شدید تکلیف لاحق ہونے پر دواخانہ میں داخل کیا گیا ہے ۔ ڈاکٹروں نے تبدیلیٔ گردہ کا مشورہ دیا ہے ۔ عزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و عافیت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔ (خاکسار خورشید احمد انور ۔ قادیان)

● ـــ عزیزی تقی نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم اسد نصر اللہ خان صاحب کینیڈا جن کی بینائی ایک کار ایکسیڈنٹ میں ضائع ہو گئی تھی کا آپریشن ہوا ہے ۔ عزیز ایکسیڈنٹ میں اس طرح زخمی ہوئے تھے کہ ایک لمبا عرصہ مشینوں کے ذریعہ ان کو زندہ رکھا گیا اور ڈاکٹروں نے ان کے والد کو مشورہ دیا کہ اب مزید کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ اور مشینوں کو ہٹا لیا جائے ۔ لیکن والد نے اجازت نہ دی اور دعا کا سہارا لیا ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد عزیز کی حالت بدلنی شروع ہوئی اور لمبے علاج کے بعد اب کافی صحت مند ہیں ۔ لیکن بینائی ابھی نہیں ہے ۔ عزیز تقی بہت چھوٹی عمر کے ہیں ۔ احباب سے خاص دعا کی درخواست ہے ۔ عزیز ، مکرم امیر صاحب لاہور کے بھائی کے پوتے ہیں ۔ (عبد المالک ۔ نمائندہ الفضل ۔ لاہور)

● ـــ مکرم شیخ کلیم اللہ صاحب کی والدہ ان دنوں شدید بیمار ہیں ۔ چند یوم قبل مریضہ کے دماغ کے اوپری حصہ کا آپریشن کیا گیا ۔ محترم کلیم اللہ صاحب سبھی بزرگانِ سلسلہ و قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں ۔ (قریشی عبد الحکیم ایم ۔ اے ۔ حال مقیم بنگلور)

● ـــ میرے تینوں بچے بیمار ہیں ۔ ان کی کامل صحت و سلامتی ، رزق میں برکت اور میری صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (شہناز بانو ۔ کانپور)

● ـــ میری والدہ عرصہ ایک سال سے بلڈ پریشر اور آپریشن کے بعد بینائی بحال نہ ہونے کے سبب علیل ہیں ۔ آپریشن کی دوبارہ کوشش جاری ہے ۔ پچھلے سال فالج کا بھی حملہ ہوا تھا ۔ ان کی کامل شفایابی اور میری بیٹی جو وقفِ نَو میں شامل ہے ، کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔
(اعانتِ بدر ۱۰۰/- روپے) (ضیاء الحق شمس صدر جماعت ڈورڈرف جرمنی)

● ـــ مکرم بشیر الدین محمود احمد صاحب کرنولی حیدر آباد سے تحریر کرتے ہیں کہ وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر کے متعصبانہ رویہ سے پریشان ہیں ۔ اپنی پریشانی کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احبابِ کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ (محمد کریم الدین شاہد قادیان)

"ضیا پاش" طاہر ہے خود معجزہ!

—(۱)—

زباں زہر افشاں، ذہن سازشی لبوں پہ ہلاہل سخن سازشی
خیالات مکروہ، من سازشی نگاہوں کا سب "بانکپن" سازشی
سراپا شقاوت مجسم رہا
اندھیروں کا پالا ہُوا تھا جِنیا

—(۲)—

اُٹھائیں بڑی آندھیاں کُو بکُو مقدس صحیفے جلے چار سُو
ہُوئی پاک قرآن کی آبرو بہا خوب انسانیت کا لہُو
تھا جب نہ سیلابِ غارت گری
اُٹھی جوش میں غیرتِ داوَدی

—(۳)—

پڑا عرش پر آسمانی عصا بیکایک لرز اُٹھی ساری فضا
ہُوا اِس طرح معجزہ رُونما پرخچوں میں تبدیل لشکر ہُوا
مَرا جاکے "فرعونِ ثانی" وہاں
مِلے بُوند بھر بھی نہ پانی جہاں

—(۴)—

فضا میں ہُوا پارہ پارہ ضِیا ابھی تک ہے ماحول سہما ہُوا
ہو اَب کونسا معجزہ رُونما!؟ "ضِیا پاش" طاہر ہے خود معجزہ
یہی حق و باطل کی ہے داستاں
کہ حق اپنا ہوتا ہے خود پاسباں

(صابر صدیقی)

اخبارِ احمدیہ — بقیہ صفحہ اوّل

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَ اِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ کے مطابق حکومت کو خدائی امانت سمجھتے ہوئے عدل و انصاف کے مطابق اسے چلانے کی کوشش کریں۔

حضور نے احبابِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے امانتوں کے حق ادا کرنے ہیں۔ امانت کی حفاظت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ہے حضور نے فرمایا کہ امانت و دیانت کے قیام کے بغیر جماعتِ احمدیہ کا کوئی تصور ہی باقی نہیں رہتا۔

خطبہ کے آخر میں حضور پُر نور نے فرمایا کہ عہدیدارانِ جماعت امین بنیں۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ ذمہ داریوں کی تفاصیل اور گہرائی میں جانے کی کوشش کریں۔

حضرت امیر المومنین کا مذکورہ خطبۂ جمعہ "مُسلم ٹیلی ویژن احمدیّہ" پر دُنیا کے لاکھوں لوگوں نے سُنا اور دیکھا۔ ادارہ بدر .M.T.A کے شکریہ کے ساتھ حضور پُر نور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

احبابِ جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں ٭

(ادارہ)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:۔ حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
PHONE :- 04524 - 649.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339. (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS: 4378/4 B. MURARI LAL LANE, ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX :- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:- OFFI.-6378622 RESI.-6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY (LTD)
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099.

ارشادِ نبوی
اَلْاَمَانَۃُ عِزٌّ
(امانت داری عزت ہے)
—(منجانب)—
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- مینگو لین کلکتہ- ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
—(کشتی نوح)—
NIR
Starline
پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
—(پیشکش)—
بانی پولیمرز۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:۔
43-4028-5137-5206